REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

شمارہ ۱۶

جلد ۳۶

سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر ۱۹۰ روپے
بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ایک روپیہ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012 (

اخبارِ احمدیہ

لندن ۱۴ر شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں بغرضِ اشاعت ڈاک سے ملنے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور دن رات مہماتِ دینیہ سر انجام دے رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

○ ۔۔ محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

○ ۔۔ مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع بیگم صاحبہ و درویشانِ کرام اور احباب جماعت خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ ۔

۱۷ر شعبان ۱۴۰۷ ہجری | ۱۶ر شہادت ۱۳۶۶ ہش | ۱۶ر اپریل ۱۹۸۷ء

ہم ہر صورت میں کلمہ طیبہ کی حفاظت کریں گے اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

کلمہ طیبہ کی خاطر گرفتار ہونے والے ایک احمدی نوجوان کا خط!

مکرم طارق احمد نسیم صاحب رکن مجلس خدام الاحمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا آپ خوش نصیب احمدیوں میں سے ہیں جنہیں کلمہ طیبہ کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کی توفیق ملی۔ یکم دسمبر ۱۹۸۶ء کو ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا سے ۱۵ صفحے ایک خط میں لکھتے ہیں:-

"ربِ دو جہاں کے حضور دعا ہے کہ میرا پیارا رب جماعت احمدیہ کو جلد از جلد ساری دنیا پر غالب کر دے اور کلمہ طیبہ کے مٹانے کی ناپاک کوشش کرنے والوں کو ہلاک کر دے اور ہر ناپاک سازش کو ناکام کر دے۔ حضور انور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمارے پیارے آقا کو اپنی نصرت و تائید کے سایہ تلے جلد از جلد فتح و کامرانی کے ساتھ واپس لائے اور دشمن کو ناکام و نامراد کر دے آمین۔

ہم دس افراد ۳ر نومبر ۱۹۸۵ء تک سرگودھا جیل میں بسلسلہ کلمہ طیبہ (اسیرانِ کلمہ طیبہ) قید تھے۔ آٹھ کا تعلق خوشاب سے اور دو کا تعلق بھلوال شہر سے ہے۔ ۲۹ر نومبر کو ضمانت ہونے پر خوشاب سے تین افراد رہا ہو گئے اور تین کو آج ضمانت پر رہائی ملی ہے یہاں (جیل میں) اب ہم تین افراد ہیں۔ مکرم جہانگیر جوئیہ صاحب، مکرم الیاس احمد صاحب اور خاکسار طارق نسیم۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں جیل میں ہم دس کے دس افراد باجماعت نماز ادا کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ باآوازِ بلند اذان دے رہے ہیں اور رات کو اونچی آواز میں کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد کرتے ہیں اور ابھی ہم درود شریف اور کلمہ طیبہ کا ورد ختم کر کے ہی بیٹھے ہیں۔ جیل میں قید تقریباً سارے کے سارے قیدی اتنا شعور رکھتے ہیں کہ جب ہم کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد کرتے ہیں تو تقریباً سب کے سب خاموشی اختیار کر لیتے ہیں حالانکہ وہ ہر وقت پنجابی ماہیئے اور ڈھولے گاتے رہتے ہیں۔ ۔۔۔ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کلمہ طیبہ کی حقیقی وارث صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ کیونکہ یہاں جیل میں ہمیں جب بھی کوئی مخاطب کرتا ہے تو ان ہی الفاظ سے مخاطب کرتا ہے کہ آؤ بھئی "کلمہ والو" ! تمہارا کیا حال ہے؟ چلو بھئی کلمہ والو! تمہاری ملاقات آئی ہے۔ اور اسی طرح باہر جب کسی نے کلمہ کا بیج لگایا ہوتو اسے کہا جاتا ہے کہ یہ احمدی ہے۔ ان ملّانوں کا اور دیگر افراد کا مدارِ تخاطب ہی یہ ثابت کر رہا ہے کہ صرف جماعت احمدیہ ہی کلمہ طیبہ کی وارث ہے اور باقی کسی کا کلمہ سے کوئی تعلق نہیں۔ جیل کے قیدی اور دیگر عملہ تقریباً سارے ہی، حکومت کو اور ملّانوں کو گالیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان ملّانوں نے اسلام کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔

گھر سے جیل تک کا سفر کچھ اس طرح گذرا:-

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو)

نمائندگانِ بدر

بدر کی توسیع اشاعت اور خریداران و مشتہرین سے ان کے واجبات کی بروقت وصولی کے لئے بنارس، برہ پورہ، بھاگلپور، بلاری، خانپور ملکی اور مونگھیر کے لئے درج ذیل نمائندے نامزد کئے گئے ہیں۔ خریداران و مشتہرین اور معاونین خاص سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے نمائندگان بدر سے مخلصانہ تعاون فرمائیں۔

① ۔ مکرم عبد السمیع خان صاحب نمائندہ بدر برائے بنارس

② ۔ مکرم سید عبد النقی صاحب نمائندہ بدر برائے برہ پورہ و بھاگلپور

③ ۔ مکرم جمال احمد صاحب نمائندہ بدر برائے خانپور ملکی، مونگھیر اور بلاری۔

○ ۔۔ بھارت کی دیگر بڑی جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان اور مبلغین و معلمین کرام سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے لئے بطور نمائندہ بدر مخلص و مستعد احباب کے نام تجویز کر کے دفتر بدر کو ارسال فرمائیں۔

مینیجر ہفت روزہ بدر
قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان جمشید ساری مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

(بقیہ سلسلہ صفحہ اوّل سے)

۱۲ ربیع الاول مورخہ ۱۶/۱۱/۸۶ کا واقعہ ہے کہ خاکسار اپنے قائد الیاس احمد صاحب آف بھلوال کے ساتھ بسلسلہ ڈیوٹی مرکز ربوہ میں تھا۔ اسی روز بھلوال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن منانے کے لیے ملّاؤں نے ایک تقریب کا اہتمام کیا اور شاید یہ سوچا کہ اُس ہستی کی پیدائش کا دن جس کے آنے سے دنیا منور ہوگئی اور اندھیرے روشنی میں بدل گئے۔ ظلم ختم ہوا۔ حق کا بول بالا ہوگیا' ایسے طریقے سے منایا جائے کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آج کسی ہستی کی پیدائش کا دن ہے۔ ان عقل کے اندھوں نے کسی خفیہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ یہ دن یعنی ۱۲ ربیع الاول بہترین طریقے سے صرف اسی طرح منایا جاسکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد سے کلمہ طیبہ جو کہ تین جگہ بڑے موٹے حروف میں تحریر ہے مٹا دیا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز ہمارے قائد صاحب اور خاکسار تقریباً ۹ بجے شب ربوہ سے واپس بھلوال پہنچے۔ اُس وقت تک کلمہ طیبہ ہماری مسجد پر تحریر تھا۔ ملّاؤں کی سازش ہمارے علم میں نہ تھی۔ لہٰذا ہم گھروں کو چلے گئے۔ پیر کرم شاہ جو آجکل جسٹس شرعی عدالت ہے اور ملّاؤں نے بھلوال کے اے۔سی کے ذریعہ انتظامیہ پر زور ڈالا کہ احمدیوں کی عبادتگاہ سے کلمہ مٹا دو۔ لہٰذا پولیس نے ۱۶ر نومبر کی رات تقریباً گیارہ بجے کے بعد ہماری مسجد پر سے کلمہ طیبہ مٹا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلی صبح یعنی ۱۷ر نومبر کو میں گھر سے اٹھا اور عدالت میں چلا گیا۔ جہاں اکثر میں والد صاحب کے ساتھ چلا جاتا ہوں (ہاتھ بٹانے کیلئے) اُس روز والد صاحب ابھی عدالت میں نہیں آئے تھے ... تقریباً ۹ بجے ہمارے قائد صاحب نے ایک خادم کے ہاتھ یہ پیغام بھجوایا کہ رات کو ظالموں نے کلمہ طیبہ مٹا دیا ہے۔ دل میں بے چینی پیدا ہوئی کہ ابھی چلا جاؤں اور جا کر دوبارہ لکھ دوں۔ مگر جوابًا میں نے قائد صاحب کو پیغام بھجوایا کہ آپ مسجد چلیں کہ انتظار کریں اور والد صاحب کے آنے پر میں ابھی آتا ہوں۔ کچھ دیر بعد والد صاحب عدالت میں آئے اور میں نے انہیں ساری بات بتائی اور کہا کہ میں نے کلمہ لکھنے جانا ہے۔ کہنے لگے کہ مجھے جلدی ہے' لاہور جانا ہے اس لئے دوسرے کاموں کا کون خیال رکھے گا۔ شام کو جا کر لکھ دینا۔ یہ بات میں برداشت نہ کرسکا اور مقدمات کی فائلیں جو میرے ہاتھ میں تھیں پھینک دیں اور والد صاحب سے کہا یہ پڑا ہے کام۔ کیونکہ اس سے زیادہ ضروری کلمہ کا لکھنے جانا ہے۔ اُس وقت مجھے غصہ تھا اور ممکن ہے کہ میں نے والد صاحب سے گستاخی بھی کی ہو۔ مگر خدا کی قسم میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں یہ نہ کرتا اور محض یہ سوچ کر رک جاتا کہ والد صاحب کی گستاخی نہ کروں تو یقیناً میں ربّ دو جہاں کے حضور جوابدہ ہوتا اور جب میرا رب مجھ سے یہ پوچھتا کہ بتا جب تجھے معلوم ہوگیا تھا کہ ظالم نے تو کلمہ مٹا دیا ہے تو کیا تجھ میں اتنی غیرت بھی نہ تھی کہ تو اپنے باپ کو تو راضی کرتا رہا مگر تجھے خدا کی ناراضگی یاد نہ تھی' تو میں کیا جواب دیتا۔

میرے والد صاحب جو کہ وکیل ہیں' مجھ سے شاید تھوڑی دیر کے لئے تو ناراض ہوئے ہوں گے مگر بعد میں انہیں کوئی ناراضگی نہ رہی بلکہ وہ میرے اس فعل پر خوش ہوئے۔

بہرحال جب میں مسجد میں پہنچا تو قائد صاحب اور ان کا چھوٹا بھائی عباس احمد اور دو اور خدام اور ایک انصار بھائی مکرم محمد حسین صاحب بھی وہاں موجود تھے ...... چنانچہ بیرونی دیوار پر جہاں بڑے موٹے الفاظ میں کلمہ (پہلے سے) لکھا ہوا تھا اور اُسے مٹا دیا گیا تھا' ہم نے دوبارہ لکھ دیا۔ اس کے بعد چوہدری عابد حسین، منصور صاحب اور چوہدری محمد حسین صاحب واپس چلے گئے اور ہم نے کہا کہ ہم باقی جگہوں پر بھی لکھ لیتے ہیں۔ اس ساری کارروائی کے دوران قائد صاحب کا ایک غیر احمدی دوست جاوید' جو کہ احمدیت سے بہت حد تک متاثر ہے' وہاں پر موجود رہا۔ پھر ایک سائیڈ پر چوہدری الیاس صاحب نے سیڑھی پر چڑھ کر کلمہ طیبہ لکھ دیا جو کہ باریک لکھا گیا تھا اور دوسری سائیڈ پر میں نے کلمہ طیبہ لکھ دیا جو کافی حد تک موٹے الفاظ میں تھا۔ مکرم الیاس صاحب کہنے لگے کہ جو انہوں نے لکھا ہے وہ ذرا باریک الفاظ میں لکھا گیا ہے کیوں نہ اسے بھی موٹا کر کے لکھ دیا جائے ..... چنانچہ جیسے ہی میں دوسری سائیڈ پر کلمہ لکھنے کے لئے سیڑھی پر چڑھا' میرے پیچھے چوہدری الیاس صاحب کھڑے تھے۔ ابھی کلمہ طیبہ لکھنا شروع ہی کیا تھا کہ سامنے سڑک پر اے۔سی بھلوال کی گاڑی رکی۔ دو افراد وہاں آئے اور ہمیں کہا کہ تمہیں اے۔سی صاحب بلا رہے ہیں۔ ابھی وہ ہم سیڑھی سے اترے۔ چوہدری الیاس صاحب نے ہمیں کہا کہ باقی سب افراد چلے جائیں تاکہ سب گرفتار نہ ہوں چنانچہ میرے اور قائد صاحب کے علاوہ دیگر افراد چلے گئے۔ اس کے بعد قائد صاحب مجھے کہنے لگے کہ تم چلے جاؤ اور میں گرفتار ہو جاتا ہوں۔ میں نے کہا نہیں' آپ چلے جائیں۔ اگر گرفتار ہونا ہے تو میں ہو جاتا ہوں۔ بہرحال ایک بار الیاس صاحب نے مجھے بھیج دیا اور خود اے۔سی سے بات چیت کرنے چلے گئے۔ الیاس صاحب جب A.C سے بات کر رہے تھے تو مجھے یہ تو معلوم ہی تھا کہ انہیں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ البتہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ چونکہ A.C نے ہم میں سے دو افراد کو بچشم خود دیکھا ہے لہٰذا وہ دوسرے آدمی کے بارے میں پوچھے گا اور ظاہر ہے کہ ہمارے قائد صاحب نے جھوٹ تو بولنا نہیں لہٰذا پھر بھی وہ گرفتار کریں گے اور اگر قائد صاحب ساری ذمہ داری اپنے سر لیں (جیسا کہ انہوں نے A.C سے کہا کہ یہ سب کچھ میں خود کروا رہا ہوں) پھر بھی A.C قائد صاحب سے پوچھے گا کہ بتاؤ دوسرا آدمی کہاں ہے۔ لہٰذا میں بھی مسجد سے باہر نکل کر چل پڑا۔ A.C کہہ رہا تھا کہ دوسرے کو بھی پکڑو۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں گاڑی میں بٹھایا اور ہمیں D.S.P بھلوال کے دفتر میں لایا گیا۔ وہ خود تو وہاں موجود نہ تھا اس لئے A.C نے وہاں پر موجود عملہ سے کہا کہ یہ مرزائی ہیں اور کلمہ لکھ رہے تھے۔ اس لیے ان کے خلاف پرچہ درج کراؤ اور جیل بھجوا دو۔ اسی وقت مجھے یہ خیال آیا کہ میری جیب میں کلمہ طیبہ کا بیج پڑا ہوا ہے چنانچہ میں نے جیب سے نکال کر اپنے سینہ پر لگا لیا۔ اس کے بعد ہماری D.S.P کے دفتر کے عملہ سے گفتگو ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ یہ ظالم حکومت ہے ہم کیا کرسکتے ہیں۔ ہمیں تو A/C کا حکم ماننا ہی ہے۔ ہمیں تھانہ میں لایا گیا۔ جہاں انسپکٹر سے ہماری بات چیت ہوئی۔ اُس وقت وہاں ایک اخباری نمائندہ بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اُن کا خیال تھا کہ اگر ہم یہ موقف اختیار کریں کہ آئندہ ہم کلمہ طیبہ نہ لکھیں گے تو چھوڑ دیئے جائیں گے مگر ہمارے قائد صاحب اور خاکسار نے صاف لفظوں میں انہیں بتا دیا کہ تم ہمارا قیمہ تو کر سکتے ہو لیکن اگر تم کلمہ طیبہ مٹاؤ گے تو ہم پھر لکھیں گے۔ اور جب بھی دوبارہ باہر نکلیں گے تو ضرور لکھیں گے۔ اس دوران کلمہ کا بیج میرے سینہ پر آویزاں تھا۔ انسپکٹر نے مجھے ایک الگ کمرہ میں بٹھا دیا اور اخباری نمائندہ' الیاس صاحب کو اس بات پر آمادہ کرتا رہا کہ تم چلے جاؤ اور اس دوسرے (یعنی خاکسار) کو رہنے دو۔ مگر قائد صاحب نے صاف لفظوں میں کہا کہ ہم کلمہ طیبہ لکھنے سے باز نہیں آئیں گے۔ اسی دوران A.C نے انسپکٹر کو فون کیا اور پوچھا کہ ان لوگوں کا کیا موقف ہے اس نے بتایا کہ یہ تو کہتے ہیں کہ جتنی دفعہ تم مٹاؤ گے ہم دوبارہ لکھیں گے۔ اس پر اس نے کہا کہ پرچہ کاٹو اور جیل بھیج دو۔ ایک بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ تھانہ میں موجود ملازمین نے جب یہ سنا کہ یہ کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں آئے ہیں تو ان کی عجیب کیفیت ہوئی اور حکومت کو گالیاں دیں اور بار بار کہا کہ کلمہ طیبہ لکھنا کیسے جرم ہوگیا۔ بہرحال ہمارے خلاف 298C دفعہ کے تحت پرچہ درج ہوا اور ہمیں حوالات میں بند کردیا گیا۔ اس ساری کارروائی کے دوران قائد صاحب کا غیر احمدی دوست جاوید وہاں آتا جاتا رہا۔ اُسے الیاس صاحب نے ایک مارکر (MARKER) لانے کو کہا جو اُس نے بازار سے لا دیا۔ چنانچہ میں نے اللہ کا نام لیکر تھانہ بھلوال کی حوالات میں موٹے الفاظ میں دیوار پر کلمہ طیبہ مارکر سے لکھ دیا۔ پھر ہم نے حوالات میں موجود دیگر قیدیوں کو تبلیغ کرنا شروع کردی۔ نماز پڑھی اور تہجد بھی ادا کی۔ رات ڈیوٹی پر متعین ایک سنتری سپاہی دوسری حوالات میں بند ایک قیدی کو جو کہ نماز پڑھ رہا تھا کہنے لگا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلامی حکومت ہے۔ اور ادھر دیکھو کہ کلمہ والے بند ہو گئے ہیں اور ان کے خلاف پرچہ درج ہوا ہے تمہارے خلاف بھی ہو جائے گا۔ تقریباً سارا عملہ حکومت کو گالیاں نکال رہا تھا۔ ایک سپاہی تو یہاں تک کہنے لگا کہ پولیس جب کلمہ طیبہ مٹانے کے لئے رات کو گیارہ بجے جا رہی تھی تو سیڑھیاں اور دیگر سامان اس طرح لیجا رہی تھی کہ میں یہ سمجھا کہ شاید ..... فتح کرنے جا رہی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کیا گل کھلانے گئی تھی۔ رات کا زیادہ حصہ تبلیغ کرنے اور نوافل ادا کرنے میں صرف ہوا۔ تھانہ کے عملہ کا ہر آدمی حکومت کو گالیاں دے رہا تھا حتیٰ کہ انسپکٹر بھی جو کہ پہلے تو ہمیں دھمکیاں دیتا رہا' اپنی باتوں سے یہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ بہت مجبور ہو کر ایسا کر رہا ہے۔ کلمہ کا بیج ساری رات میرے سینے پر آویزاں رہا۔ رات کو قائد صاحب کو بھی ایک بیج مل گیا جو انہوں نے لگا لیا۔ اگلے روز یعنی ۱۸ر نومبر کو ایک سپاہی نے آکر قائد صاحب سے کہا کہ یہ بیج اتار کر میرے حوالے کر دو۔ قائد صاحب نے صاف الفاظ میں کہا کہ میں خود ہرگز یہ نہ کروں گا۔ لہٰذا اس سپاہی نے خود آگے بڑھ کر وہ بیج اتار لیا۔ کافی دیر کے بعد A.S.I آیا اُس نے مجھے بھی اپنا بیج اتارنے کو کہا لیکن ہم نے انکار کیا اور کہا کہ اگر تم میں ہمت ہے تو خود اتار لو۔ اُس نے ہمیں پوچھا کہ تم خود کیوں نہیں اتارتے؟ ہم نے کہا کہ اس میں تو ہماری جان ہے۔ یہ ہماری روح اور ہماری غذا ہے اور یہ پھیلانے کے لئے ہے۔ اُس نے جب یہ بات سنی تو فوراً پیچھے ہٹ گیا اور بیج نہ اتارا۔ پھر ایک اور سپاہی آیا جس نے میرا بیج اتار لیا۔ اس کے بعد ہمیں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا جہاں ہماری ضمانت کی درخواست بھی دی گئی تھی۔ اس نے ضمانت کی تاریخ ۲۳ر نومبر ڈال دی اور ہمیں ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا بھجوا دیا گیا جہاں پہلی رات ہمیں ایک ایک چادر میں گزارنا پڑی۔ وہاں بھی ہم نے تبلیغ جاری رکھی۔ اگلے روز مکرم جہانگیر جوئیہ صاحب (امیر ضلع خوشاب) ہماری حوالات میں آئے اور کہا کہ کلمہ والے آ جائیں (امیر ضلع خوشاب ۱۲ر نومبر کو گرفتار ہوئے تھے) ہم ان کے ساتھ آگئے اور اسی روز سے حفاظتی چکیوں میں بند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم ہر صورت میں کلمہ طیبہ کی حفاظت کریں گے اور ہمیں جتنی بار بھی جیل آنا پڑا' مسکراتے ہوئے آئیں گے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ یہاں جیل میں خدا کے فضل سے جہاں بھی موقع ملتا ہے تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ جن حوالات یا چکیوں میں ہمیں بند کیا گیا' خاکسار نے مارکر کیساتھ موٹے الفاظ میں کلمہ طیبہ لکھ دیا ہوا ہے .... " والسلام خاکسار طارق نسیم۔ ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا ۱/۱۲/۸۶ "

افسوسناک خبر ۔ محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب درویش واقف زندگی ناظر بیت المال آمد ... مورخہ ۸/۱۲/۸۶ کو لاہور میں وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مورخہ ۹/۱۲/۸۶ کو نعش قادیان لائی جا رہی ہے تفصیل آئندہ (ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ

کراچی کی ایک بھری مجلس میں ایک غیر احمدی صحافی نے معززین شہر کو کہا کہ

تم لوگ کیوں محسوس نہیں کرتے کہ کراچی میں جو اندھیر نگری پھیلی ہے یہ سب اُس ظلم کی سزا ہے جو تم نے جماعت احمدیہ پر روا رکھا ہے!

سہاوا، ضلع جہلم کے ایک نہایت مخلص نو احمدی نوجوان غلام ظہیر صاحب کو شہید کر دیا گیا!

جتنی شہادتیں احمدیوں کی ہوئی ہیں اُن کے مقابل لاکھوں گنا زیادہ دُکھ ہے جو سارے ملک میں پھیلا ہوا ہے

چند سخت دل ائمۃ التکفیر کو چھوڑ کر ساری قوم کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں بلکہ قوم کے لئے پہلے سے زیادہ درد کے ساتھ دعائیں کریں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۶۶ ہش مطابق ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن۔

(مرتبہ: مکرم عبد الحمید غازی صاحب۔ لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور اقدس نے سورۃ المنافقون کی ابتدائی تین آیات کی تلاوت کی:-

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۔
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَكٰذِبُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا
ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

پھر فرمایا:-

پاکستان میں جو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کی اور افترا پردازی کی اور اشاعت فحش کی مہم، حکومت کے سائے تلے

علماء کی طرف سے چلائی جا رہی ہے

اُس میں وقتاً فوقتاً تیزی بھی آجاتی ہے اور رسالے بھی مختلف وقتوں میں بدلتے رہتے ہیں۔ کبھی سندھ کو خاص طور پر اپنی مذموم سازشوں کے لئے نشانہ بنایا جاتا ہے، خاص علاقوں کو چنا جاتا ہے، ایک منظم طریق پر۔ خاص علاقوں میں شرارت کو ہوا دی جاتی ہے۔ کبھی صوبہ سرحد میں، کبھی بلوچستان میں، کبھی پنجاب میں۔ اور یہ ساری سازش اس طریق پر وقتاً فوقتاً عمل دکھاتی ہے کہ صاف پتہ چلتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی

سازشی دماغ کام کر رہے ہیں،

منصوبہ بنا رہے ہیں اور کام کو سنبھال کر، باقاعدہ ایک منظم طریق پر آگے بڑھانے کے لئے کچھ خاص کارکن استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور کسی جگہ بھی، جہاں بھی یہ مہم تیزی دکھاتی ہے وہاں عوامی جوش اس میں کچھ نظر نہیں آتا۔ کاغذی جوش بہت دکھائی دے گا۔ اخبارات میں بہت شور پڑے گا۔ علماء کی طرف سے احتجاجی ریزولیشنز (RESOLUTIONS) پاس کئے جاتے ہیں جو شائع کئے جاتے ہیں۔ اور فضا ایسی بنی ہوئی دکھائی جاتی ہے اخباروں میں؛ گویا کہ سارے ملک میں آگ لگ گئی ہے اور اشتعال پیدا ہو گیا ہے اور شدید ہنگامہ آرائی ہو رہی ہے۔ حالانکہ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے سارا ملک پُرسکون ہے۔ جتنی بھی ہنگامہ آرائیاں ہیں وہ جماعت احمدیہ کے سوا اور مضامین پر ہیں۔ وہ سیاسی نفرتوں کے نتیجہ میں ہیں۔ بہرحال کوئی بھی وجہ ہو جو حقیقی اشتعال ملک میں دکھائی دیتا ہے اُس کا جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں ہے۔ ہاں ایک بنایا ہوا اشتعال ہے جو حکومت کی سرپرستی میں باقاعدہ منصوبے کے مطابق پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ جتنے بھی شہداء ہوئے ہیں جماعت احمدیہ کے اِس دَور میں، گزشتہ ادوار کے برعکس یہ سارے نہایت ہی

سفاکانہ سازشی قتل

کہلا سکتے ہیں۔ عوامی جوش کے نتیجے میں کوئی ایک بھی شہید نہیں ہوا۔ آپ ساری گزشتہ چند سالوں کی تاریخ پر، ایک ایک شہید کے حالات پر غور کریں، تو آپ حیران ہوں گے کہ ایک بھی ایسا شہید نہیں ہے جسے آپ یہ کہہ سکیں کہ عوامی اشتعال کے نتیجے میں ہنگامہ آرائی ہوئی اور اس کے نتیجے میں دونوں طرف سے لڑائی ہوئی اور ایک آدمی شہید ہو گیا یا ایک فریق نے غلبہ پایا اور دوسرے نے مدافعت نہ کی۔ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ تمام شہادتیں، صاف نظر آرہا ہے کہ قتل کے منصوبے ہیں اور چھپ کر قتل کئے گئے ہیں اور جن علاقوں میں قتل ہوئے ہیں وہاں لوگوں نے شدید نفرت کا اظہار کیا ہے اُن ظالمانہ قتلوں کے خلاف۔ بعض جگہ باقاعدہ ریزولیوشنز بھی پیش کئے گئے۔ بعض جگہ وکلاء کی طرف سے، بعض جگہ تاجروں کی طرف سے۔ اور بعض علاقوں میں احمدی کی شہادت کے نتیجے میں بازار بند کئے گئے۔ کون دُنیا کا جاہل اور پاگل ہو گا جو اس قسم کے قتلوں کو عوامی اشتعال کے نتیجے کے قتل قرار دے سکتا ہے؟ صاف پتہ چلتا ہے کہ حکومت باہر کی دُنیا میں، اِن ذلیل حرکتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے، یہ ظاہر کرنے کی خاطر کہ حکومت کا تو کوئی بھی قصور نہیں، حکومت تو چاہتی ہے کہ احمدیوں کی جان، مال کی حفاظت ہو۔ مگر اس قدر شدید اشتعال ہے ان کے خلاف، کہ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ یہ اثر ڈالنے کی خاطر اخباری اشتعال انگیزی کے قصے اور کاغذی فسادات کے ذکر، وہ اپنے ملک میں بھی پھیلاتے رہتے ہیں اور بیرون ملک بھی ایسی خبریں بھیجتے رہتے ہیں۔ حالانکہ

ہر قتل ایک واضح سازش کا نتیجہ ہے

جس میں حکومت کی سرپرستی قطعی طور پر شامل ہے۔ ورنہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اتنے قتل ہوں ظالمانہ اور کسی قاتل کو نہ پکڑا جائے۔ اور اگر کوئی پکڑا جائے تو اسے یہ کہہ کر بعد میں چھوڑ دیا جائے کہ اس سے نعوذ باللہ من ذالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی برداشت نہیں ہوئی تھی۔ چونکہ احمدی نے گستاخی کی تھی اس لئے اُس کو قتل کر دیا گیا۔

اور اگر دفاعی طور پر احمدی سے کسی کا جانی نقصان ہو جبکہ وہ حملہ آور ہو، گھر میں گھس کر، وہ ظلم کی رُو سے تشدد کر رہا ہو تو اس کے خلاف اتنا بڑا ہنگامہ برپا کیا جاتا ہے کہ گویا ملک میں سب سے بڑا فتنہ اور فساد وہی تھا

اس کے سوا اور کوئی فتنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور بڑے سے بڑے فتنوں کو تو اب اتنا دبایا جا رہا ہے کہ جو وہاں سے خبریں آ رہی ہیں، حقیقی فتنوں کو، اخباروں میں جو چھپتی ہیں، آنے والے لوگ بتاتے ہیں کہ یہ تو کچھ ہیں جو چھپ رہی ہیں۔ اب تو عادت پڑ گئی ہے ملک کو بدنظمی کی اور فساد کی۔ اور روزمرہ کے فسادات تو اب قابلِ ذکر ہی نہیں سمجھے جا رہے۔ تو ان دونوں سوا زنوں ہیں

خدا کی تقدیر یہ کام کر رہی ہے

بالکل کھلم کھلا خدا کا ہاتھ دکھائی دے رہا ہے۔ جتنا یہ جماعت احمدیہ پر ظلم کرتے ہیں اور اُچھالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ملک میں فساد ہے۔ خدا کی تقدیر بھی لازماً اتنا ہی فساد برپا کرتی ہے۔ اور کوئی ان کا اختیار نہیں ہے کہ اس کو روک سکے۔ نہ کبھی چاہیں، تب بھی اخباروں میں باتیں آ جاتی ہیں اور دُنیا میں ان کی تشہیر ہوتی ہے۔ اب تو اتنی زیادہ بدامنی ہو چکی ہے کہ پاکستان سے جو گزشتہ چند دنوں میں، آنے والے ملے ہیں، وہ بتاتے ہیں کہ ہم اتنی مدت کے بعد وہاں گئے ہیں۔ حیران رہ گئے ہیں۔ یہ ملک پہچانا نہیں جاتا۔ کسی کو تحفظ کا احساس نہیں رہا۔ کسی کو یہ یقین نہیں ہے کہ عزتیں محفوظ ہیں اس ملک میں۔ تاجر، تجارتوں سے خوفزدہ ہیں۔ سارے ملک میں ایک بدامنی ہے اور کچھ پتہ نہیں کہ خطرہ کہاں سے ہے، کس طرف سے آ رہا ہے۔

لیکن حالات بعض لوگوں پہ واضح بھی ہو رہے ہیں۔ بعض زبانیں وہ باتیں بیان بھی کرنے لگی ہیں جو پہلے کسی زمانے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے لوگ، کہ بڑی بڑی مجالس میں ایسی باتیں ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ کراچی سے ایک ہمارے احمدی دوست کا خط ملا کہ ایک بہت بڑی شادی کی دعوت میں جس میں کراچی کے تمام چوٹی کے معززین، اہلِ علم بھی اور تاجر بھی اور وکلاء بھی اور ہر قسم کے معززین جو دُنیا کے پیمانے میں معزز کہلاتے ہیں، وہ جمع تھے اور وہاں بھری مجلس میں، ایک صحافی نے جس کا نام لینا یہاں مناسب نہیں۔ اُس نے کہا کہ یہ جو ظلم ہو رہے ہیں سارے کراچی میں، اور اندھیر نگری پھیلی ہوئی ہے۔ تم لوگ کیوں محسوس نہیں کرتے کہ یہ سارا

اُس ظلم کی سزا ہے جو تم نے جماعت احمدیہ پر روا رکھا ہے

اور یہ خدا کی تقدیر کی طرف سے عذابِ الٰہی ہے۔ اور اس کے جواب میں ایک زبان نے بھی انکار نہیں کیا۔ سارے خاموش ہو گئے۔ وہاں جماعت اسلامی کے کٹر ممبران بھی موجود تھے چوٹی کے، کیونکہ بڑے آدمیوں کی دعوت میں ہر قسم کے بڑے آدمی ہی بلائے جاتے ہیں عموماً۔ بلکہ ایک عالم دین نے جو عالم دین بھی ہیں، اور ایک صحافی بھی انہوں نے اس کی تائید کی۔ انہوں نے کہا، واقعی یہ ظلم ہے۔ اور ہمیں کوئی حق ہی نہیں تھا جو ہم نے اُن کے ساتھ کیا۔

اس کا کوئی شرعی جواز نہیں ہے

قطعاً غلط ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود، جن کو نظر نہ آ رہا ہو۔ اُن کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنے ظلم میں رُکنے کی بجائے، آگے بڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ چنانچہ آج ہی صبح پاکستان سے سہاوا، ضلع جہلم سے ایک شہادت کی اطلاع ملی ہے۔ جو ہمارے ایک نہایت مخلص نوجوان

غلام ظہیر کی شہادت ہے۔

یہ تقریباً تین سال ہوئے احمدی ہوئے اور ایسے صادق القول اور صادق الفعل نوجوان تھے کہ ان کے متعلق مجھے بعض جوان کے ملنے والے تھے، انہوں نے لکھا کہ ان کو نکالنا چاہیئے وہاں سے۔ ان کو شدید خطرہ ہے۔ بار بار قتل کی دھمکیاں ملتی ہیں اور یہ تبلیغ کرتے ہیں کھلم کھلا۔ کلمہ لگا کے پھرتے ہیں اور جب کہا جاتا ہے کہ جگہ چھوڑ دو، تو کہتے ہیں ہرگز میں نے نہیں چھوڑنی۔ چھوٹی سی دُکان کریانے کی، جس کی بِکری بھی کم ہونی شروع ہو گئی مخالفت کے دور کی وجہ سے۔ لیکن باوجود دوسرے معزز احمدیوں کے اور واقفوں کے سمجھانے کے، ایسا بہادر نوجوان تھا، جس نے کہا کبھی میں نے جگہ نہیں چھوڑنی اسی دُکان پر گذارا کروں گا۔ اور جو بھی ہو گا۔

مجھے خدا تعالیٰ نے نورِ ہدایت عطا فرمایا ہے۔

اور میں اس علاقے کو یہ نور پہنچاتا رہوں گا۔

چنانچہ ان کی شہادت بھی، ہمارے لحاظ سے تو ایک بہت ہی عظیم شہادت ہے۔ ان کے لحاظ سے بھی یہ خدا تعالیٰ کا ایک بڑا عظیم فضل ہے جو اُن پر نازل ہوا۔ لیکن جہاں تک دُشمن کا تعلق ہے وہی کمینگی، وہی سفلہ پن اس قتل میں بھی پایا جاتا ہے۔ رات کو ان کے گھر کی بجلی بجھائی گئی اور انہوں نے باہر نکل کے دیکھنا چاہا کہ کیا بات ہے بجلی کیوں بجھی؟ تو وہیں گولی مار کے شہید کر دیا۔ موقعہ پر ہی ان کی شہادت ہو گئی۔ تو

اس کو عوامی اشتعال کیسے کہہ سکتے ہیں؟

یہ تو قتل کی باقاعدہ سلسلہ وار سازش ہے جو جہاں جہاں بھی فوکس (Focus) ان کا بدلتا ہے، جہاں جہاں یہ فسادات کے لئے منظم ہو کر، تیار ہو کر کوشش کرنا چاہتے ہیں، وہاں ایسی حرکتیں کروا رہے ہیں اور بہت سے قتلوں کے انداز سے لگتا ہے کہ پیشہ ور قاتل استعمال ہو رہے ہیں۔ اور وہاں تو آجکل جان کی بڑی قیمت نہیں ہے۔ اس لئے چند ہزار میں بھی آسانی کے ساتھ ایسے قاتل مہیا ہو سکتے ہیں جن کو خصوصاً یہ ضمانت مل جائے کہ کوئی پکڑا نہیں جائے گا۔ کوئی سزا نہیں ہو گی۔ اگر پکڑا گیا تو ایک عظیم الشان ہیرو (Hero) کے طور پر ساری دُنیا میں نام اُچھالا جائے گا۔ اور اس کے بعد موت کے ہاتھوں سے چھین لیا جائے گا واپس۔ لیکن یہ بے وقوفی ہے۔ موت تو وہی ہے جو خدا کی طرف سے وارد ہوتی ہے اور زندگی بھی وہی ہے جو اس کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ وہ لوگ تو مُردہ ہو چکے جنہوں نے مُردوں والے کام شروع کر دیئے۔ اور جن کو یہ مارتے ہیں، اُن کی زندگی کی غذا شہادت دے رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا مقدم ہو سکتا ہے۔ کتنے ہیں انسان جو زندہ رہتے ہیں بظاہر، لیکن زندوں سے بہت زیادہ مُردوں کے مشابہ زندگی گذار رہے ہیں۔ بہت خوش نصیب، کم ہیں وہ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ زندہ ہیں۔[1] اور ایسے زندہ ہیں کہ کبھی کوئی ان کو مار نہیں سکتا۔ تو ان ابدی زندہ رہنے والوں میں جو امر ہو گئے، جن کے اوپر کبھی کوئی موت آ نہیں سکتی۔ جو آئی اُس کا نام بھی خدا نے زندگی رکھا۔ ایک ہی موت آیا کرتی ہے انسان پر۔ اور اس کا نام خدا نے زندگی رکھ دیا ایسے شخص کی زندگی پھر کون چھین سکتا ہے؟ یہ تو یقیناً خوش نصیب ہیں۔ لیکن ان کی محبت، ان کے پیار کی وجہ سے یہ جُدائی کا دُکھ بھی پہنچا ہے۔ اور ایسے ظالم دُشمن کے متعلق، طبیعت پر ایک بوجھ بھی پڑتا ہے

---

[1] البقرہ: ۱۵۵ - آلِ عمران: ۱۷۰

"ہمارا کوئی دین بجز اسلام نہیں"

(فرمودہ بانی جماعت احمدیہ۔ الحکم جلد ۳ ص۲۹)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۰/۲ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون: 27-0441

گرام: "GLOBEXPORT"

ابھی گزشتہ خطبے میں، میں نے دعاؤں کی تحریک کی تھی ان مظالم کے باوجود، جب یہ واقعہ سنا تو میرے دل پہ بوجھ پڑا اور دعا کے لئے تھوڑی دیر کے لئے رد کس و پیدا ہوئی، لیکن کیونکہ

دعاؤں میں تو سچائی ہونی چاہیئے

اگر سچائی کے ساتھ دعا نہ نکلے کسی قوم کے لئے تو پھر ایسی دعا تو خدا کے نزدیک کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ بلکہ انسان کے اپنے ضمیر کو گندا کر دیتی ہے۔ جھوٹ، خدا سے تو بولا ہی نہیں جا سکتا۔ آپ خدا سے رحم مانگیں اور دل میں سختی پیدا ہو چکی ہو۔ اور دل تکلیف کی وجہ سے مجبور ہو کہ دعا نہ کر سکے۔ تو ایسی صورت میں آدمی کیسے وہ دعا کر سکتا ہے، دوسروں کو کیسے تلقین کر سکتا ہے۔ تو میں نے اس مسئلے پر غور کیا اور سارے پہلو اس کے دیکھے۔ تو میں نے سوچا کہ اس کے باوجود مجھے جماعت کو یہی تلقین کرنی چاہیئے۔ دل پھر بعد میں کھل گیا دعا کے لئے۔ کہ ایسے ظالم کم ہیں اسی لئے میں نے یہ تمہید باندھی ہے لمبی۔ کہ اکثریت پاکستان کی، ان جرائم میں شریک نہیں ہے۔ ورنہ کبھی پاکستان کو اتنا بڑا حوصلہ نہیں ملتا تھا کہ حکومت کھلم کھلا احمدیوں کے قتل و غارت کی تلقین کر رہی ہو۔ اور جتنے قتل ہوں وہ مثالیں بن چکے ہوں اس بات کی کہ کبھی پوچھے نہیں جائیں گے۔ اور اس کے باوجود اس سارے کئی سال کے عرصے میں گنتی کے چند قتل ہیں۔ اٹھارہ یا انیس ۱۹ شہادتیں بنتی ہیں جبکہ جو عمومی طور پر منگائی جوش میں فسادات ہوتے ہیں، ان میں گزشتہ تاریخوں میں تو مہینے دو مہینے کے اندر تیس ۳۰ چالیس ۴۰ شہادتیں پہنچ جایا کرتی تھیں۔ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی کم عرصے میں، ایک ہفتے کے اندر اندر اتنی شہادتیں ہو جاتی رہی ہیں۔

اسلئے یہ ساری بات، اگر آپ غور کریں، تو ہمیں یہی پیغام دیتی ہے کہ پاکستان ملک مظلوم ہے۔ پاکستانی خود مظلوم ہیں۔ ان کی بھاری اکثریت بیچاری بہت ہی پراگندہ حال میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ ایسے غرباء ہیں جن کو سر ڈھانکنے کو کپڑا نہیں ملتا۔ ایسی عورتیں ہیں۔ ایسے غریب مسکین لوگ ہیں جن کو سونے کے لئے چھت میسر نہیں ہے۔ سردیوں میں کپڑے نہیں ملتے بدن ڈھانکنے کے لئے۔ گرمیوں میں سایہ نہیں ملتا۔ دن کو دھوپ اور مکھیوں کا عذاب، رات کو مچھروں کا عذاب اور پھر اس کے نتیجہ میں پیدا ہونیوالے بخار۔ گندے پانی۔ بعض جگہ پانی بھی میسر نہیں۔ ایسے ایسے خوفناک علاقے ہیں کراچی اور لاہور وغیرہ میں خصوصاً کراچی میں، کہ آپ وہاں سے گزر جائیں اور دیکھیں کہ کس طرح، خدا کے بندے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ تو

بدن کانپ اٹھتا ہے ان کی حالت پر

لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ ایسے گندے نالوں میں وہ رہ رہے ہیں بیچارے جن کو جب سیلاب آئے تو انہی گندے نالوں میں غرق کر دیتا ہے۔ یا ان کے سارے کپڑے، جو کچھ بھی ان کے پاس غریبانہ سامان ہوتا ہے وہ سب بہا کے لے جاتا ہے اور بہت ہی گندی حالت ہے اور بہت ہی تکلیف میں زندگی بسر کرنیوالے ہیں۔ ہیضے اور وبائیں پھوٹتی ہی رہتی ہیں، ان بیچاروں کے اوپر۔ دیہات میں بھی غربت کا یہ عالم ہے کہ جو ایک غریب ہے ان کا پرسان حال ہی کوئی نہیں ہے۔ فاقہ کر رہے ہیں تو کسی کو پتہ ہی نہیں کہ گھروں میں فاقہ پڑا ہے۔ اور پھر عزتیں بیچی جا رہی ہیں چھوٹے قصبات میں کثرت سے۔ اور بالکل بے اختیاری اور مجبوری کی حالت ہے۔ اس کے اوپر چوری، اس کے اوپر ڈاکہ، اس کے باوجود ان تکلیفوں کے پھر ظلم کوئی اور کرتا ہے اور چند لوگ جو بے سہارا ہیں جن کی پولیس میں سفارش نہیں ہے ان کو پکڑ کے، گھسیٹ کے تھانوں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

یہ سارے حالات ہیں، ان پر بھی تو نظر کریں۔

جتنی شہادتیں احمدیوں کی ہوئی ہیں

اس کے مقابل پر لاکھوں گنا زیادہ دکھ ہے جو سارے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ اور ان شہادتوں کے بعد پھر اور زیادہ خدا تعالیٰ کا عذاب بھی ظاہر ہو رہا ہے اور لوگ مختلف مصیبتوں میں، تکلیفوں میں پکڑے بھی جا رہے ہیں۔

تو بد دعا کے حقدار تو نہیں ہیں یہ لوگ۔ رحم کے مستحق ہیں۔ دعاؤں کے محتاج ہیں۔ پس اپنی تکلیف کو ان کی تکلیفوں کے ساتھ شامل کر کے، ساری قوم کے لئے دعا مانگیں۔ ہاں جو چند بدبخت ہیں، ان کے لئے میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی 'ائمۃ الکافرین' کے لئے، 'ائمۃ التکفیر' کے لئے بد دعا کی ہے۔ ایسے چند بدبختوں کے لئے، جن کے دل سخت ہو گئے اور سخت ہوتے چلے جا رہے ہیں ان میں کوئی حیا باقی نہیں رہی۔ اپنا اگر جوش نکالنا ہے بد دعا کا تو ان پہ بے شک نکالیں۔ لیکن

قوم کو اپنی بد دعاؤں میں شامل نہ کریں

بلکہ قوم کے لئے پہلے سے زیادہ دعائیں کریں اور زیادہ درد کے ساتھ دعائیں کریں ان سارے حالات پر نظر کریں پھر آپ کا دل واقعتہً دعا کی طرف مائل ہوگا۔ ورنہ بغیر سوچے، صرف اس لئے کہ میں نے کہہ دیا دعا کریں۔ آپ دعا شروع کر دیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ تبھی میں نے اپنی سوچ میں آپ کو شامل کیا ہے۔ آپ کو بتایا ہے، مطمئن کرنے کی کوشش ہے کہ واقعتہً یہ قوم قابل رحم ہے۔ نہایت دردناک حالات ہیں۔ جہاں جہاں احمدی جماعتیں ہیں، وہاں آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ باوجود جماعت کی کوششوں کے، پھر بھی کچھ نہ کچھ دکھ رہ جاتے ہیں اور باقی سارے گھر سارے قصبے بے سہارا ہیں۔ ہمارے ہاں یتیموں کے لئے سہاروں کا انتظام ہے بے گھروں کے لئے گھر مہیا کرنے کے انتظامات ہیں۔ جتنی بھی جماعت کی طرف سے توفیق ہے گندم دی جاتی ہے سالانہ۔ اور ضرورتیں، گرمیوں کی بھی پوری کی جاتی ہیں، سردیوں کی بھی پوری کی جاتی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے جتنی بدحالی ہے اقتصادی لحاظ سے ہمیں توفیق نہیں ہے کم سے کم بنیادی معیار پوری طرح مہیا کر سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کوئی آدمی بے سہارا نہیں ہے۔ اک دور دراز قصبے سے یا ایک چھوٹے سے گاؤں سے بعض دفعہ ایک یتیم کی، ایک بیوہ کی، دردناک آوازیں ہم تک پہنچتی ہیں اور اسی وقت جماعت حرکت میں آتی ہے۔ اسی وقت لوگ پہنچتے ہیں، بڑے بڑے لمبے سفر کر کے پہنچتے ہیں کہ تم نے خلیفہ وقت کو کیا لکھا تھا جس کی وجہ سے

ہمیں یہ بیقرار پیغام پہنچا ہے

کہ جاؤ اور اس کی ضرورت کو پورا کرو۔

ان بیچاروں کا کون ہے؟ کون ان کا سہارا ہے؟ کون ان کا نگہداشت کرنے والا ہے؟ کون پوچھنے والا ہے؟ ساتھ کے گھر میں ظلم ہو رہے ہیں اور سفاکی ہو رہی ہے اور کوئی نہیں جس کے دل پر ادنیٰ سی بھی حرکت پیدا ہوئی ہو۔ رحم پیدا ہوا ہو۔ پس سارا ملک ظلم کا شکار ہے۔ چل رہے ہیں اسی طرح۔ تو اس کے بعد آپ کی بد دعائیں لگیں اس قوم کو، یہ تو بڑا ظلم ہے۔ ایسے دردناک واقعات پر اپنے آپ کو سنبھالا کریں اور غور کیا کریں کہ آپ رحم کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ تم وہ بہترین امت ہو جس کو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خدا تعالیٰ نے نکالا ہے اور وہی امت ہو جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ امت ہے۔ اس لئے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ کا لحاظ کیا کرو۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کی ہلاکت کی خبر سے بھی انتہائی دردمند ہو جایا کرتے تھے۔ اس لئے اپنے اس پاک جذبے کی حفاظت کرو جو سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نتیجے میں تمہیں عطا ہوا ہے۔ ان دلوں کی حفاظت کرو جن میں سفاکی نہیں بلکہ رحم ہے اور یہی تمہاری شخصیت ہے جس کو خدا کبھی ضائع نہیں ہونے دیا کرتا۔ اگر ادنیٰ انتقامات کے لئے تم نے عمومی طور پر بنی نوع انسان کی ہمدردی چھوڑ دی اور بے تعلق ہو گئے اور سفاکی پر خوش ہونے شروع ہو گئے تو پھر تمہاری اپنی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ تم بھی ان لوگوں میں سے ایک بن جاؤ گے۔ اس لئے جہاں تک درد کا تعلق ہے درد اپنی جگہ ہے مگر اس درد کے حصے دار بہت ہیں۔ صرف جماعت کے مظلوم نہیں ہیں، سارے پاکستان کے مظلوم ہیں، ساری دنیا کے مظلوم ہیں۔ افریقہ میں بھی جگہ جگہ، جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہاں یہ انتظام قائم ہے کہ لوگ اپنی تکلیفیں ہمیں بھیجتے ہیں لکھ کے۔ پتہ لگ رہا ہے کہ انسانیت کا کیا حال ہے۔ کتنے دکھوں میں بس رہی ہے اور جب حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے تو احمدی محسوس کرتا ہے کہ اس کے سر پہ کوئی ہاتھ ہے، کوئی سہارا ہے خدا کے فضل کا۔ اور غیر احمدیوں میں بھی اب یہ بات پھیلتی چلی جا رہی ہے اور وہ اپنی مصیبت کے وقت لکھنے لگ گئے ہیں،

ہر طرف سے۔ ان کو پتہ ہے کہ

اگر سچی ہمدردی ہے کسی جماعت میں تو اسی میں ہے

ہندو بھی لکھتے ہیں بعض۔ یعنی بھوپال میں جو واقعہ گزرا۔ اس کے اوپر ایک ہندو نوجوان کا خط آیا۔ پتہ نہیں کہاں سے وہ لوگ پتہ کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ذرائع بنا دیتا ہے ان تک بات پہنچانے کے۔ کہ میں اس مصیبت میں ہوں، اس تکلیف میں ہوں میرا خیال کیا جائے۔ ایک نہیں، کئی ہندو ہیں، عیسے، سکھ ہیں بعض، جنہوں نے اپنی تکلیفیں لکھیں۔ بعض تو بیچارے صرف دُعا کے لئے لکھتے ہیں۔ اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ ایک دُعا کرنے کی جگہ ہے ہمارے لئے۔ اور بعض پھر تکلیفیں ظاہر کر کے مدد کے لئے بھی لکھتے ہیں۔ اور جہاں تک جماعت کو توفیق ہے، مذہب کی تفریق کئے بغیر مدد کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ تو خدا نے آپ کو بنایا ہے ان چیزوں کے لئے۔ بھلائی کے لئے بنایا ہے۔ ظلم اور سفاکی کے لئے نہیں بنایا۔ اس لئے

اپنی شخصیت کو نہ تبدیل ہونے دیں

وہ مثال ایک دفعہ میں نے پہلے بھی ایک موقعہ پر دی تھی اب پھر دیتا ہوں۔ بڑی موقعے اور محل کی مثال ہے۔ کہتے ہیں ایک گائے دریا پار کر رہی تھی، تیرتے ہوئے تو ایک بچھو اس کی دُم پر آ کے بیٹھ گیا اور وہ ڈوبنے لگا تھا۔ اس کو قریب دُم نظر آئی۔ اس دُم تک پہنچا۔ اس کے سہارے وہ دریا پار کر گیا۔ جب اس نے دُم کنارے سے لگا کر بچھو کو اُتارا تو اسی نے اُترنے سے پہلے اس کو ڈس لیا۔ کہانی کی زبان میں جانور بھی باتیں کرتے ہیں۔ یہ تمثیل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں وہاں خرگوش ایک بیٹھا ہوا تھا اس نے گائے سے کہا تم بڑی بے وقوف ہو۔ اتنا احمق جانور میں نے نہیں دیکھا۔ بچھو کو تم نے نجات دی۔ بچھو کو اُٹھا کر دریا پار کرایا، اس کا یہی نتیجہ نکلنا تھا۔ اس نے ڈنگ مارا ہے تمہیں گائے نے کہا میں احمق نہیں ہوں۔ میں مجبور ہوں۔

میرے خُدا نے مجھے بنایا ایسا ہے

اور اس کو ایسا ہی بنایا تھا، یہ بھی مجبور ہے۔ اس کا کام ہے، اس کی فطرت میں ہے کہ یہ ڈنگ مارے گا۔ اور مارتا چلا جائے گا۔ میری فطرت میں خدا نے یہ رکھا ہے کہ میں دُودھ پلاؤں، بنی نوع انسان کی خدمت کروں، ان کے ہل چلاؤں، ان کے رزق کے سامان انتظام کروں ...... تو میری فطرت میں جب خدا نے یہ رکھ دیا ہے تو میں کون ہوں جو اس فطرت کو بدل دوں؟

"تو تمہاری فطرتیں گائے سے لاکھوں گُنا زیادہ بنی نوع انسان کے افادے کے لئے اور بھلائی کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اُمّت محمدیہ ہو، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، رحمۃ للعالمین کی طرف منسوب ہونے والے ہو۔ اس لئے

اپنی فطرت کی حفاظت کرو۔

یہ سب سے بڑا خزانہ ہے جو آج اس دُنیا میں دوبارہ آسمان سے نازل ہوا اور تم پر نازل ہوا۔ تم پر نازل ہوا۔ خدا کی قسم سب سے بڑا انعام جو کسی قوم کو مل سکتا تھا وہ یہی تھا۔ خدا نے پاک نفوس فطرت والے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت پر چلنے والے ہیں، وہ دوبارہ اس دُنیا میں پیدا کر دیئے ہیں۔"

خطبہ ثانیہ:۔

"آج کے جنازوں میں سرفہرست تو یہی ہمارے نہایت ہی پیارے عزیز غلام قمبر شہید کا جنازہ ہو گا۔ اس کے علاوہ کچھ بعض جنازے ہیں، جنازہ غائب پڑھنے والے۔ ایک ان میں سے چوہدری صلاح الدین صاحب، سابق مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کی نماز جنازہ ہو گی۔ یہ بڑے لمبے عرصے تک وقف زندگی کے طور پر خدمت دین پر فائز رہے اور صدر انجمن احمدیہ کے مشیر قانونی تھے اور پھر کسی، انسانی لغزش ہو جاتی ہے، اس کی وجہ سے میں نے ان کو اس عہدے سے فارغ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتلاء میں بہت ثابت قدم رہے اور ان کی سلسلے کی وفاداری پر کوئی آنچ نہیں آئی۔ اس کے ساتھ ایک اور دلچسپ واقعہ یہ بھی ہے کہ ان کے کسی رشتہ دار نے جو ان کو شائد سمجھتا نہیں تھا پوری طرح۔ مجھے یہ خط لکھا کہ ان کو معاف کر دینا چاہیئے کیونکہ ان کا بڑا اثر ہے۔ ان کا خاندان بڑا وسیع ہے اور سارے خاندان پر بُرا اثر پڑے گا اس کا۔ تو میں نے اس کو لکھا کہ تم نہیں جانتے، میں ان کو جانتا ہوں۔ کوئی بُرا اثر نہیں پڑے گا۔ اور پڑے گا بھی تو میں بزدل نہیں ہوں۔ جو مجھے خدا نے فیصلہ کرنے کی توفیق دی ہے وہ تو میں بہر حال کروں گا۔ لیکن میں جانتا ہوں ان لوگوں کو۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہ میری بات سچ کر دکھائی۔ ان کی اولاد میں بعض پہلے سے بھی بڑھ کر خدا کے فضل سے فدائی ہو گئے۔ اور بہت ہی عاشقانہ تعلق جماعت سے قائم تھا، قائم رہا بلکہ بڑھ گیا۔ تو یہ جو

ابتلاء میں ثابت قدم رہنے والے لوگ ہوتے ہیں

یہ وفادار ہیں۔ یہ زیادہ دُعاؤں کے حقدار ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں نے ذکر کیا کہ اگرچہ، آخر وقت تک اس طرح باقاعدہ خدمت کا موقع تو نہیں ملا لیکن وقف کی رُوح کو انہوں نے زخمی نہیں ہونے دیا۔

پھر ایک ہمارے واقف زندگی، مبلغ سلسلہ میر عبدالباسط صاحب کی اہلیہ طاہرہ بشریٰ صاحبہ، ایک لمبے عرصے تک کینسر کی وجہ سے بیمار رہ کر وفات پا گئی ہیں۔ بہت ہی صابرہ خاتون تھیں اور بہت لمبی تکلیف دیکھی ہے لیکن بڑے صبر اور شکر کے ساتھ انہوں نے گذارہ کیا ہے۔ واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے بھی بڑے صبر کے ساتھ ان کا ساتھ دیا۔ اُن کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ دو واقفین زندگی کی ہمشیرہ بھی ہیں۔ ایک ان میں سے ہمارے مکرم صالح محمد صاحب، بجیم مشن کے انچارج ہیں اور ایک حافظ برہان محمد صاحب مربی سلسلہ۔ تو دو واقفین زندگی کی بہن اور ایک کی بیگم اور خود بھی وقف کی رُوح رکھنے والی۔

اسی طرح تین اور جنازے ہیں۔ مکرمہ زینت بی بی صاحبہ اہلیہ محمد صدیق صاحب یہ ہمارے ہارون صاحب جو لنڈن میں ہیں، اُن کی تائی تھیں۔ مکرم محمد حمید صاحب، ان کے متعلق تفصیل سے میں نہیں جانتا۔ مگر شعراء باسط صاحبہ ڈرگ روڈ کالونی کراچی کے بھائی تھے۔ عزیزہ فوزیہ مقبول، عمر ڈیڑھ (۱½) سال۔ یہ مقبول احمد خان صاحب جو تحصیل شکر گڑھ کے امیر ہیں؛ ان کی صاحبزادی ہیں۔ ان کے خاندان پر بھی اس طرح سے بڑا ابتلاء ہے اور بڑا ہی صبر کرنے والا خاندان ہے نوجوان بچے بھی فوت ہوئے اوپر تلے اور بیماری ایسی ہے کوئی، جس کے نتیجے میں ڈاکٹر بے بس ہو جاتے ہیں۔ کوئی خون کے اندر ایسی بیماری ہے کہ بعض دفعہ چھوٹی عمر میں اور بعض دفعہ جوان، ہنستا کھیلتا بچہ بہت تھوڑا سا عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو جاتا ہے۔ تو ان کے لئے خصوصیت سے، جو باقی بچے ہیں ان کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے۔ اللہ اپنے فضل سے ان کو اعجازی شفا بخشے۔ کیونکہ مقبول خان صاحب بہت ہی خلیق اور خدمت گذار اور منکسر المزاج اور بہت اچھے، جماعت کے ایک خادم ہیں، جن کا ساری تحصیل میں بڑا اچھا اثر ہے۔ تو ان سب کی نماز جنازہ غائب، عزیزہ فوزیہ کی بھی، انشاء اللہ جمعہ کی نماز کے بعد، آج تو عصر (کی نماز) کے لئے ہمارے پاس وقت ہو گا الگ، پڑھائی جائے گی۔"

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

"ایک منٹ ذرا بیٹھیں۔ یہ جو میں نے آیات کی تلاوت کی تھی، اس کا مقصد اور مضمون بیان کرنا تھا۔ لیکن چونکہ شہادت کی اطلاع کی وجہ سے بہت سا وقت اس طرف خرچ ہو گیا۔ اس لئے آئندہ خطبے میں انشاء اللہ جس مقصد سے یہ تلاوت کی گئی تھی، اس مضمون کو واضح کروں گا۔"

درخواست دُعا

میرے داماد عزیز ڈاکٹر ساجد حسین کا جیب سے (یعنی دھڑ سے نیچے) دل کا اپریشن ہوا ہے، اب تک تو طبیعت ٹھیک نہیں ہو رہی ہے کوئی نہ کوئی پیچیدگی ہو جاتی ہے۔ درویشان کرام و احباب جماعت کی خدمت دعائے خاص کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور کام کرنے والی اور زیادہ سے دینی خدمات بجالانے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

خاکسار: علی محمد الہ دین۔ سکندر آباد (حال مقیم امریکہ)

ایک عبرت آموز اعجازی سانحہ!

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ذیل میں ایک شخص کے حالات بیان کئے جاتے ہیں، جو عبرت آموز ہیں۔ کہ کس طرح وہ صراطِ مستقیم پر چل رہا تھا۔ لیکن تکبر و رعونت کی گرفت میں آگیا۔ اور پھر بزرگانِ سلسلہ کی تحقیر و تذلیل پر اُتر آیا اور خلیفۂ وقت سے (معاذ اللہ)، اپنے تئیں علمِ دین میں بلند و بالا خیال کرنے لگا۔ یہ شقاوتِ قلبی بالآخر اُس کے سوءِ خاتمہ پر منتج ہوئی۔

مرکزِ سلسلہ نے سالہا سال تک اس کی تعلیم کا اپنے خرچ پر اہتمام کیا پھر ایک قابلِ اعتماد عہدہ پر متعین کیا۔ لیکن اس نے خلافتِ ثالثہ کے دوران ۱۹۶۷ء میں احسان فراموشی اور اعتماد شکنی کا طریق اختیار کیا۔ تب اس کا ناطہ نظامِ سلسلہ سے ٹوٹ گیا۔ ۱۹۶۸ء میں اسے غلطی کا احساس ہوا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ نے اس کی درخواستِ معافی از راہِ کرم قبول فرمائی۔

تھوڑے ہی عرصہ بعد اس نے پھر بے باکی کا راستہ اپنایا۔ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ کے حکمِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے مقاصدِ عالیہ کے لئے سالہا سال تک چندہ دینے سے گریز کیا۔ بلکہ جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شامل ہونا بھی ترک کر دیا صرف اس لئے کہ وہاں کے مبلغ کی اقتداء اسے اس لئے پسند نہیں تھی کہ وہ اسے فساد کی راہوں سے محتاط رہنے کی تلقین کرتے تھے۔

اس نے سلسلہ کے دینی کام کو ایک تجارت قرار دیا اور بزرگانِ سلسلہ پر دو رنگی، حرصِ اقتدار اور خود پسندی کے اور دیگر گھناؤنے الزامات عائد کئے۔ یہ شخص اور اس کے برادران اپنے نیک والد کی نظر میں حضرت نوحؑ کے بیٹے کی طرح "عمل غیر صالح" تھے۔ موصوف نے اپنے بڑے بیٹے کو جس کا تذکرہ یہاں مقصود ہے اپنی تحریرات میں جو مرکز میں بھجوائی گئیں، فرعون اور دیگر بیٹوں کو ہامان اور اُن کا لشکر قرار دیتے ہوئے ان سے بیزاری کا اظہار کیا۔ اور ان سے تعلق قطع کر لیا۔

جب ۱۹۸۰ء میں اس بڑے بیٹے کی وسوسہ اندازی اور فتنہ پردازی انتہا کو پہنچی تو جماعت کو اس سے محفوظ رکھنے کے لئے، جتایا گیا کہ اس کا کوئی تعلق نظامِ جماعت سے نہیں رہا۔ ۱۹۸۱ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ سے وہ "از راہِ شفقت" اور "از راہِ نوازش" "نظرِ کرم" اور "غیر مشروط طور پر معافی کا خواستگار ہوا۔ لیکن عدمِ اصلاح کی وجہ سے حضورؒ نے اس کی درخواست قبول نہ فرمائی۔

اس کی عدمِ اصلاح اس امر سے ثابت ہے کہ ۱۹۸۲ء میں "ایک مظلوم فریادی کا کھلا خط" چھ صفحات کا اس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ کے نام شائع کیا۔ اس میں بہت سی انتہائی گستاخانہ باتیں درج کرتے ہوئے اس نے یہ بھی پوچھا کہ آیا وہ حضور کے خلاف احکامِ خلافت کے سلسلہ میں قضاء کی طرف رجوع کر سکتا ہے؟ نیز لکھا کہ کیا حرج تھا کہ اُسے اُبی بن سلول کی طرح گوارا کر لیا جاتا جبکہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رئیس المنافقین کو اپنی رحمت و شفقت سے محروم نہیں فرمایا تھا۔

خلافتِ رابعہ کے جون ۱۹۸۲ء میں قیام کے دوسرے روز کسی کے سمجھانے پر اُس نے ایک درخواستِ معافی میں ذیل کے اقرار کئے:۔

ا۔ اس سے "غلطیاں اور گستاخیاں سرزد ہوئیں۔

ب۔ "وہ) شکوہ و شکایات کی ایسی دلدل" اور "ایسے مرض میں مبتلا ہو گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی طرف سے سزا کا مستحق قرار پایا۔"

ج۔ "مَیں نے معافی کی مسلسل درخواستیں بھیجیں۔ تاحال معافی سے محروم ہوں جس کے نتیجہ میں ہر قسم کی بھلائی اور نیکی، رحمت و برکت اور فضل و خیر کی نعمتوں سے محروم ہوں۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے تلطف و شفقت کو حاصل کرنے میں ناکام رہا۔"

د۔ "مَیں اپنی نادانیوں، کوتاہیوں اور گستاخیوں پر بے حد نادم ہوں اور خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں" کہ "میرا شمار اس گروہ میں نہ ہو جو جماعتی استحکام و نظامِ خلافت کی تضعیف و تنقیص کا آرزومند ہے۔"

ہ۔ "مَیں ہزار بار اپنی نادانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے، انتہائی ندامت، تذلّل، خِفّت و تذلیل کے ساتھ معافی کا خواستگار رہوں" "تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکاتِ خلافت کا مستحق بن کر ایک صحت مند حزبُ اللہ کی تعمیر میں حصہ لینے کا موقعہ پا سکوں۔"

خاکسار مضمون نویس اس وقت مجلسِ عاملہ کے اجلاس میں موجود تھا۔ مجلسِ عاملہ نے معافی کی سفارش کی۔ مرکز سے گزشتہ کوائف کے ساتھ یہ سفارش پیش کرنے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲ ستمبر ۱۹۸۲ء رقم فرمایا:۔

"بظاہر تو ان کی اصلاح کی کوئی اُمید نظر نہیں آتی۔ طبیعت کی کجی کا کم ہی علاج ہوتا ہے۔ تاہم ایک آخری موقعہ اصلاح کا دیا جاتا ہے۔ لیکن اُن کا نام نظامِ سلسلہ کے کسی عہدہ کے لئے پیش نہیں ہو سکے گا۔ اور جس جماعت کے یہ ممبر ہیں اس سے چھ چھ ماہ کے بعد دوبارہ رپورٹ لی جائے گی کہ پرانی حرکتیں از سرِ نو شروع نہیں۔"

بعد ازاں موصوف اور اس کے بھائیوں کی ریشہ دوانیاں جاری رہیں جس کا علم حضور کو بھی نہیں تھا۔ نہ جماعت کے امیر صاحب کو۔ نہ مرکز کو۔ لیکن یہ معلوم ہونے پر کہ یہ شخص ۱۹۸۵ء میں لندن، مسیحیوں کی طرف سے جا رہا ہے۔ اس کے سابقہ حالات حضور کی خدمت میں عرض کئے گئے۔ اور یہ بھی کہ محترم امیر صاحب سے موجودہ صورتِ حال دریافت کی جا رہی ہے۔ حضور نے نظارت علیاء کو جولائی ۱۹۸۵ء میں لکھوایا کہ

"آپ نے ٹھیک موقف لیا ہے۔ ایسا شخص جو یہ کہتا ہے کہ بیعت معروف کی ہے۔ اور یہ فیصلہ مَیں کروں گا کہ حکم معروف ہے کہ نہیں، ایسے شخص کو تو عہدِ بیعت سے فارغ کرتا ہوں۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ مومنین کے عہدِ بیعت میں جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتی تھیں یہ بات شامل تھی کہ ہم معروف میں اطاعت کریں گی۔ نعوذ باللہ اُن (کو) کیا حق تھا کہ معروف اور غیر معروف کا فیصلہ کریں۔ اگر اُن کے نزدیک خلیفۂ وقت خلافِ معروف فیصلہ دیتا ہے تو خود ہی اُن کو نظامِ جماعت سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ نظام ان کو علیحدہ کرے۔"

"...... جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اسے ہم غیر احمدی نہیں کہہ سکتے لیکن اسے نظامِ جماعت سے علیحدہ کر سکتے ہیں۔ اور اس سے چندے وغیرہ نہ لئے جائیں اور یہ فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سند رکھتا ہے کہ کسی کے ناپسندیدہ فعل کی وجہ سے اس سے چندہ لینا بند کر دیا جائے۔ لہٰذا وہ صاحب بھی اور (ان کے) یہ بھائی بھی جو اُن کے حق میں پراپیگنڈا کر رہے ہیں ان کے متعلق اعلان کر دیں کہ اُن کا نظامِ جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ ...."

بعد میں محترم امیر صاحب جماعت نے رپورٹ بھجوائی کہ اس خاندان کا جماعتی لحاظ سے حال اچھا ہے۔ لیکن حضور نے اپنے فیصلہ کو قائم رکھا۔ یہ فیصلہ بالکل صحیح نکلا جس کا آگے ذکر آتا ہے۔

محترم امیر صاحب نے اس ارشاد کے آنے پر مزید تحقیقات کی تو یہ بات سامنے آئی کہ ان سب بھائیوں کے حالات اور کردار جماعتی نظام کے خلاف حسبِ سابق ہی تھا بلکہ اس سے بدتر۔ اصلاح نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ لوگ فتنہ پردازی کے پراپیگنڈے میں بہت بڑھ گئے تھے اور شدید مخالفِ سلسلہ ایک جماعت سے ان کے مراسم بڑھ رہے تھے اور اس جماعت

کی تعریفوں اور قدر دانی کا اپنے بڑے بھائی سے تعلق ہے، دیگر بھائی ذکر کرتے تھے اور جماعت احمدیہ کو مسلسل دھوکہ میں رکھنے کے لئے غلط بیانیوں سے کام لیے رہتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادِ بالا کے سوا ڈیڑھ ماہ کے اندر یہ صاحب اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو گئے اور مطابق رپورٹ محترم امیر صاحب "احمدیت کے خلاف کھلے طریق سے مخالفت شروع کی ہے۔ ...... غیر احمدیوں کی مساجد میں بھی نمازیں ادا کر رہے ہیں۔"

موصوف نے ایک پمفلٹ شائع کیا۔ جس میں یہ اقرار کرتے ہوئے کہ سب بھائیوں نے کئی سالوں تک قادیان میں تعلیم پائی۔ پھر وہ کام پر مقرر ہوا۔ ۱۹۶۷ء میں اختلافات شروع ہوئے۔ مسلسل جدوجہد کے باوجود افسوس ہے کہ قادیانیوں کی اصلاح نہ ہو سکی۔ بالآخر مجھے اس مذہب سے کنارہ کشی کرنے ...... کی توفیق ملی ...... اب میرا اس مذہب سے کوئی تعلق نہیں رہا۔"

گویا اپنی تحریر میں صریحہ کی منافقت کا لبادہ اتار کر اصلی شکل کے یہ شخص سامنے آ گیا۔ بلکہ اواخر جولائی ۱۹۸۶ء میں لندن کانفرنس کے موقعہ پر لندن پہنچ کر جماعت کو یہ غلط بیانی کر کے دھوکہ دینا چاہا کہ محترم امیر صاحب اور محترم انچارج مبلغ صاحب موجود نہ تھے اس لئے تعارفی خط نہیں لایا گیا۔

اس شخص نے ۱۹۸۶ء میں احمدیت کی مخالفت میں شوخی و شرارت انتہا کو پہنچا دی۔ ...... مخالف علماء کی ہمنوائی میں مخالفانہ تقاریر کیں۔ ایک کتاب شائع کی جس میں ایک شدید مخالف کا نام تو "حضرت" وغیرہ القاب سے لکھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی تحریر کرنے میں احترام مدنظر نہیں رکھا۔ یو پی کی ایک مخالفانہ کانفرنس میں بھی اپنی تقریر میں یہی رویہ اپنایا جبکہ دیگر مخالف علماء نے حضور علیہ السلام کا نام احترام سے لیا۔

مخالفانہ کیسٹ تیار کر کے تقسیم کئے اور اس شہر میں جماعتی مرکز کے قریب ایک دکان میں شفاخانہ کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ اپنے شہر کی ایک مسجد میں حلفاً کہا کہ جماعت احمدیہ کا قرآن مجید اور کلمہ طیبہ اور ہیں۔

ایک مجلس علمیہ قائم کر کے ایک چھ صفحات کا پمفلٹ بعنوان "قادیانیوں کا کلمہ اور حکومتِ پاکستان کا آرڈیننس" شائع کیا۔ جس میں موصوف نے اقرار کیا کہ قادیان میں سالہا سال تک سب بھائیوں نے تعلیم پائی اور اسے ایک اہم کام سپرد ہوا جو وہ ۱۹۶۷ء تک اُس نے کیا۔ اس اثناء میں بعض "اختلافات پیدا ہونے شروع ہوئے" طویل جدوجہد کے باوجود افسوس ہے کہ قادیانیوں کی اصلاح نہ ہو سکی۔ بالآخر مجھے اس مذہب سے کنارہ کشی اختیار کرنے کی توفیق ملی۔ اب میرا اس مذہب سے کوئی تعلق نہیں رہا۔"

اس پمفلٹ میں حکومت پاکستان کے جاری کردہ آرڈیننس کو مسلم قرار دینے والے قادیانیوں کا ...... مطالبہ احمقانہ قرار دیتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ کا کلمہ کچھ اور ہے جسے وہ چھپاتے ہیں۔

اس شخص کی معاندانہ شدید کارستانیوں کا ذکر خاکسار نے ایک چٹھی میں کیا تو حضور نے ۱۸ نومبر ۱۹۸۶ء کو جواب بھجوایا کہ

"...... وغیرہ سے ڈرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ جماعت کو کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت مخلص ہے اس لئے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔"

جلسہ سالانہ پر یہاں کے ذمہ دار احباب نے بتایا کہ وہ شخص اشتعال دلا رہا ہے کہ ہمارے جلسہ سالانہ پر آنے پر جبکہ کوئی ذمہ دار با اثر فرد مقامی جماعت میں نہ ہوگا وہ ایک جم غفیر کو مشتعل کر کے ہماری فلاں مسجد پر ۲۷ دسمبر کو قبضہ کر لے گا۔ نتیجہ میں تار آیا کہ وہ شخص حضور کے ارشاد بالا کے ایک ماہ بعد ۱۵ دسمبر کو دل کے شدید دورہ سے تھوڑی دیر میں کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ اور اس کے ساتھیوں کا منصوبہ خاک میں مل گیا۔

اس مضمون سے یہ امر ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے سلسلہ کی حفاظت و نصرت فرماتا ہے۔ لیکن یہ مستحضر کرنا مدنظر ہے کہ حدیث شریف اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور اللہ کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خداداد نور فراست سے وہ کچھ دیکھ لیا جس سے امیر صاحب جماعت اور مرکز بے خبر تھا۔ اور واقعات نے بھی حضور کے فرمودہ کی تصدیق کر دی۔

خلفاء کرام کسی کی تکلیف سے خوشی محسوس نہیں کرتے۔ جب اس منصوبہ کی اور اس کے اس طرح ناکام ہونے کی اطلاع خاکسار نے عرض کی تو حضور نے اپنی قلم سے اس پر رقم فرمایا کہ

"اس شخص نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اس کے بد انجام سے خوشی نہیں۔ ہاں اس میں جو عبرت کا پہلو ہے اور خدا تعالیٰ کا اعجازی ہاتھ کام کرتا دکھائی دیتا ہے اس پر دل شکر اور حمد سے لبریز ہے۔ اس کی زندگی اگر لوگوں کی گمراہی کا موجب بن رہی تھی تو خدا کرے اس کی موت بہتوں کی ہدایت کا موجب بنے۔"

حضور کی دعا بھی قبول ہوگی بفضلہٖ تعالیٰ۔ امید ہے کہ احباب اس بارے میں توجہ دیں گے۔

دعائے مغفرت

(۱) افسوس کہ خاکسار کے والد ۱۳ر فروری ۱۹۸۷ء صبح ۵ بجے بعمر ۷۰ سال اپنے حقیقی مولا کریم سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

قارئین بدر سے درخواست ہے کہ پیارے ابا جان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔ آپ ساری عمر سلسلہ کے نہایت ہی وفادار خادم رہے۔ اور جماعت احمدیہ جمشید پور کے صدر اور بہار کے پراونشل امیر بھی رہے۔ اور دینی خدمات کو ہر دنیوی کام پر فوقیت دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

نیز اُن تمام بزرگوں رشتہ داروں دوستوں کے جن کے بے شمار تعزیتی خطوط ملے اُن سب کا بھی بذریعہ اعلان ہذا ممنون اور مشکور ہوں کہ اُن کے خطوط نے غم کی کیفیت میں سکون بخشا۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار ۔ ناصر احمد صدر جماعت جمشید پور ۔ بہار

(۲) افسوس مکرم منشی قمر الدین صاحب ساکن بودھی پور ضلع شاہجہانپور مورخہ ۲۸/۱/۸۷ء بروز بدھ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم ۱۹۲۳ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بودھی پور میں سب سے پہلے بیعت کرنے کا شرف آپ ہی کو حاصل ہوا۔ قبول احمدیت کے بعد آپ کو لمبے عرصہ تک شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ۱۹۳۰ء میں ہجرت کر کے قادیان چلے گئے قادیان میں پانچ سال تعلیم الاسلام اسکول میں بطور ہیڈ ماسٹر خدمات سر انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ دعا گو سادہ طبع اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے احمدی تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ قارئین سے مرحوم کی مغفرت و بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ۔ تنویر احمد خادم مبلغ شاہجہانپور

(۳) افسوس! خاکسار کے نانا مکرم محمود علی صاحب احمدی آف برہ پورہ (بہار) بعمر قریباً ۸۴ سال مورخہ ۲۷/۲/۸۷ کو بوقت شام وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

دوسرے روز مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد نزیل برہ پورہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قارئین سے نانا جان مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار ۔ سراج احمد سراج برہ پورہ

درخواستِ دعا مکرم سراج احمد صاحب سراج نزیل برہ پورہ (بہار) ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی والدہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

قابلِ تقلید نمونہ — مبلغ امریکہ کی رپورٹ

ہندوستان کے مبلّغین اور جماعتوں کو دعوت الی اللہ کے کام کو منظّم و مربوط کرنا چاہیئے

مکرم نصیر احمد صاحب قمر انچارج دفتر نے حسب ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم انعام الحق صاحب کوثر مبلغ سلسلہ امریکہ کی رپورٹ کی نقل بھیجتے ہوئے زیر چٹھی ۱۴۳ ۸۷-۳-۱۲ لکھا ہے کہ آپ کی نقل تمام مبلغین کو بھجوائی جائے۔ حضور انور نے اس رپورٹ کو پسند فرمایا ہے اور کام پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام کرنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ بڑا عمدہ نمونہ ہے۔ بڑی وجہ یہ ہے کہ ساری جماعت نہایت محبت سے یکجان ہو کر کام کر رہی ہے۔ مجلس عاملہ اعلیٰ درجہ کی اخوت کا نمونہ دکھا رہی ہے۔ بڑی حکمت کے ساتھ مل بیٹھ کر معاملات پر غور کرتی ہے اور خدا کے فضل سے مومنانہ فراست کے ساتھ پیش قدمی کی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ مبلغین کرام اور ساری جماعتوں کو اسی طرح ذمہ داری کے ساتھ دعوت الی اللہ کے کام کو منظم اور مربوط کرنے کی توفیق بخشے اور دعاؤں کے ساتھ، اعمالِ حسنہ کے ساتھ اور پُرخلوص جذبے کے ساتھ لوگوں کو حقیقی اسلام کے نور کی طرف بلانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مکرم انعام الحق صاحب کوثر مبلغ امریکہ کی مذکورہ رپورٹ جو موصوف نے سیدنا حضور انور کی خدمت میں پیش کی، اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

میرے پیارے، دل و جان سے پیارے آقا!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں، برکتیں اور فضل آپ پر نازل ہوں۔

بہت ہی پیارے آقا! بیت الظفر نیویارک کے اردگرد کے ۱۵-۱۶ ہمسائیگان کو ۱۹ جنوری کو دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس ہمسائیگان سے ۲۵-۲۶ افراد مشن ہاؤس تشریف لائے۔ اور دوستوں سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ جماعت سے متعلق معلومات بھی انہوں نے حاصل کیں اور لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے لے کر گئے۔

ایک ہمسایہ نے مقامی اخبار میں اس دعوت کے متعلق اچھا خبر شائع کروایا جس کے نتیجہ میں ہماری neighbourhood پر ہمارا بڑا اچھا اثر مترتب ہوا ہے۔ کافی ہمسائیگان نے فون پر سلام دعا کی اور کچھ مشن ہاؤس بھی آئے۔ الحمد للہ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا اور اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ اور خصوصاً تبلیغی نقطہ نگاہ سے بہت بڑی کامیاب ہے۔

اسی طرح جماعت کو متعارف کرانے کے سلسلہ میں ایک بڑی اہم کوشش یہ کی گئی کہ Flushing کے حلقہ کی Community Women سے رابطہ کیا گیا ہے جو اس علاقہ میں بہت مقبول ہیں۔ انہوں نے گزشتہ دنوں اجلاس بلایا۔ جس میں علاقہ کے چیدہ چیدہ افراد کو دعوت دی۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے خاکسار کے علاوہ مکرم نذیر احمد صاحب اور مکرم عبدالسلام صاحب جمیس گئے۔ انہوں نے ہماری بڑی عزت کی اور مجھے اسٹیج پر بلا کر خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ہی اسٹیج پر بٹھایا جس کے نتیجہ میں شہر کے معززین پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ اجلاس کے بعد سب افراد سے ملے۔ کارڈز دیئے اور ہمیں ایک پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت بھی مل گئی۔ جس میں ہمارے دو احمدی بچے اسلام کی نمائندگی کریں گے۔ امید ہے آئندہ بھی مختلف پروگراموں میں ہمیں نمائندگی ملا کرے گی۔ انشاء اللہ۔

میرے پیارے آقا! یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور حضور انور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ جماعت کی بھاری اکثریت اس وقت تبلیغ میں مشغول ہو گئی ہے۔ اگر ہم آج سے چار پانچ سال پہلے کی حالت سے موازنہ کریں تو فرق بالکل بیّن اور واضح ہے۔ نماز جمعہ کی حاضری چھ سے دس افراد تک ہوتی تھی۔ مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نماز جمعہ کی حاضری ایک سو کے قریب ہوتی ہے۔ اگر تبلیغ کو لیا جائے تو پہلے ازیں چند محدود افراد ہی تبلیغ کرتے تھے مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت تبلیغ میں مصروف ہے۔ اور اب تو وہ بھی تبلیغ میں مصروف نظر آتے ہیں جنہوں نے پہلے کبھی نہیں کی اور دوران تبلیغ اگر کسی بات کا جواب نہ آئے تو فون پر اُس دوست کو ملا دیتے ہیں۔ اور ان کی حالت یہ ہے کہ جنہوں نے ابھی شروع نہیں کی، بار بار توجہ دلانے کے نتیجہ میں، اُن کی طبیعت بھی اب مائل بہ تبلیغ نظر آتی ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں دوست لٹریچر، حضور انور کے خطبات جمعہ کی کیسٹس اور تبلیغی کیسٹس تقسیم کرتے ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ گزشتہ ہفتہ بھی ایک دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ دو سال میں نیویارک میں یہ تیرہویں بیعت ہے۔

حضور پُرنور! اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ میں اب کافی تیزی آگئی ہے۔ مسلم و غیر مسلم تنظیموں سے رابطہ کیا گیا ہے۔ نئے لوگوں سے تعلقات قائم ہوئے ہیں تبلیغ کے نئے ذرائع اور نئی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اور دوست بڑی محبت، اخلاص، فدائیت اور جذبہ کے ساتھ کوشاں ہیں۔ اُمید ہے انشاء اللہ بہت جلد اور اچھے نتائج نکلیں گے اور بڑی تیزی کے ساتھ لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ دنوں جن چیدہ چیدہ افراد سے رابطہ ہوا ہے اس کی کسی قدر تفصیل حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش ہے:۔

۱- Ghazi Khankan (Turkish)

First Vice President Council of Islamic Affairs.

دو ماہ قبل ان کا فون مشن ہاؤس آیا تھا۔ اس کے بعد خاکسار نے اور مکرم نذیر احمد صاحب ایاز نے ان سے ملاقات کی ہے۔ جماعت سے تعارف کرایا۔ خط بھی لکھا اور لٹریچر بھجوایا۔

۲- الحاج داؤد الہوائی

President Council of Islamic Affairs.

انہیں خط لکھا گیا ہے اور جماعت سے متعلق تعارفی لٹریچر بھجوایا گیا ہے۔

۳- امام قاسم بقر الدین (افریقن امریکن) امام مسجد حلقہ Queens

یہ دوست گزشتہ دنوں مشن ہاؤس تشریف لائے۔ تین چار گھنٹے گفتگو ہوئی۔ لٹریچر مطالعہ کے لئے لے کر گئے۔ اور بہت خوش اور متاثر ہوئے۔ مختلف مواقع پر جماعت کی حمایت کی اور برملا اعلان کی۔ ایک موقعہ پر ایک اہم میٹنگ میں چند افراد جماعت احمدیہ کی شمولیت کے خلاف تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں ان کی وجہ سے مسلمان ہوا ہوں۔ وہ کیسے شامل نہیں ہوں گے۔ چنانچہ ہمیں دعوت دی گئی۔

۴- امام عبداللہ محمد - امام مسجد بروکلین

یہ دوست جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر مشن ہاؤس تشریف لائے اور تقریر کی۔ ایک احمدی دوست نے دعوت پر بلایا اور تفصیل سے جماعت کا تعارف کرایا۔ انہوں نے جلسہ کی تصاویر مانگیں جو انہیں بھجوا دی گئی ہیں۔

۵- امام قاسم محمد۔

Member Islamic Committee (Shea lead) مکرم ظفر ملک صاحب کے ذریعہ رابطہ ہوا۔ مشن ہاؤس تشریف لائے۔ تین چار گھنٹے گفتگو ہوئی۔ لٹریچر مطالعہ کے لئے لے کر گئے۔

۶- موسیٰ عبدالغفار

Afro American Muslim

خاکسار سے ان کی ملاقات ہوئی۔ جماعت کا تعارف کرایا۔ لٹریچر طلب کیا جو بھجوا دیا گیا۔

۷- امام کاشف عبدالحق۔

ان سے خط و کتابت ہوئی۔ انہوں نے لٹریچر مانگا جو بھجوا دیا گیا۔ انہیں مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی۔

۸- امام سامر الدین احمد آف بنگلہ دیش

President of Islamic Council of America

مکرم عبدالحمید صاحب آف شاہین سوسائٹی نے ان سے رابطہ کیا ہے۔ جماعت سے تعارف کرایا۔ انہیں لٹریچر بھجوایا گیا۔

۹- ڈاکٹر نونہال سنگھ

صدر سکھ ایسوسی ایشن

مکرم زاہد محمود باجوہ صاحب کے ذریعہ ان سے رابطہ ہوا۔ یہ اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر سعیدت مشن ہاؤس تشریف لائے۔ تین چار گھنٹے

گفتگو ہوئی۔ لٹریچر لے کر گئے۔

۱۰۔ حمزہ عبدالمالک۔ افریقن امریکن مسلمان دوست "Ahmad Decdat" کے گروپ سے منسلک ہیں۔

یہ دوست مشن ہاؤس تشریف لائے۔ لٹریچر لے کر گئے۔ پھر دوبارہ آئے اور "احمد دیدات" کی ویڈیو کیسٹس دیکر گئے۔

۱۱۔ M. Isiaq سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر جنگ

۱۲۔ Saleem Khan انشورنس ایجنٹ

ان دونوں دوستوں کو ہمارے نواحمدی دوست قاضی ضعیر احمد صاحب مشن ہاؤس لے آئے۔ گفتگو ہوئی۔ حضور انور کی کیسٹس سننے کے لئے لے کر گئے۔

۱۳۔ DR. T.B. IRVING مترجم قرآن کریم انگلش۔

مکرم ظفر ملک صاحب نے ان سے ذاتی رابطہ کیا۔ ملاقات کی۔ جبکہ ان کی مشن ہاؤس سے خط و کتابت تھی۔ جماعت سے متأثر ہیں۔ ایک نومسلم کو لٹریچر کے حصول کے لئے ہمارا حوالہ اور پتہ دیا۔ ان کا خط آیا اور انہیں لٹریچر بھجوایا گیا۔

۱۴۔ Buss Lavde

مکرم محمود صاحب نے ان سے رابطہ کیا۔ مشن ہاؤس آئے۔ اسلام سے بہت متأثر ہیں۔ جماعت کی تین چار ضخیم کتب کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اب Texas جا چکے ہیں۔ امید ہے اسلام قبول کر لیں گی۔ صدر جماعت Texas کو مطلع کر دیا گیا ہے۔

۱۵۔ R. Fonvilla Zakoor

سواحیلی قرآن کریم طلب کیا۔ جو انہیں بھجوا دیا گیا ہے۔ نیز لٹریچر بھی بھجوایا گیا۔

۱۶۔ عبدالغفور صاحب آف بروکلین۔ ان کا تعلق پاکستان سے ہے۔ ان کے دو خط موصول ہو چکے ہیں۔ مزید لٹریچر مطالعہ کے لئے طلب کیا جو بھجوا دیا گیا ہے۔

۱۷۔ مکرم طیب صاحب۔

مکرم طاہر چوہدری صاحب کے ہمراہ مشن ہاؤس تشریف لائے۔ ان کی اہلیہ عیسائی ہیں اور Spanish بولتی ہیں۔ ان کے لئے سپینش زبان میں کیسٹس کا سیٹ لیکر گئے ہیں اور اپنے لئے کیسٹس اور دیگر لٹریچر

۱۸۔ Mrs. Dawhean Deborus

مکرم محمد اشرف صاحب نے ان سے رابطہ کیا ہے۔ جماعت سے متعارف کرایا اور پھر مشن سے لٹریچر بھجوایا گیا۔

۱۹۔ Mr. Larry May (Buddh Leader)

مکرم کریم احمد شریف صاحب نے ان سے رابطہ کیا۔ گفتگو کی۔ لٹریچر بھجوایا۔

۲۰۔ Ada Abdul Rasul

۲۱۔ Khushiel of Guyana

یہ ریڈیو سٹیشن پر گیانی لوگوں کے لئے پروگرام پیش کرتے ہیں۔

ان ہر دو احباب سے رابطہ ہوا ہے۔ انہیں جماعت سے متعلق تعارفی لٹریچر بھجوایا گیا۔

۲۲۔ DR. Zoe Mohammad

۲۳۔ Mohammad Abdullah یکے از مبلغین۔

ان کو حضور انور کی خطبات جمعہ کی کیسٹس بھجوائی جا رہی ہیں۔ ان کے دو خط آ چکے ہیں۔

حضور انور! درج ذیل دوست ہیں جنہوں نے خطوط کے ذریعہ لٹریچر طلب کیا۔

1. M.A. DOOKIE
2. Y.A. Latey of M.A.
3. Jackie Abrams
4. John Orchanian
5. MIGUEL
6. Mohammad K. Yousuf.
7. Deen Hopkins
8. Rickia Jaulian

علاوہ ازیں تبلیغی سلسلہ میں ایک امریکن ہمسایہ سے نصف گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ ایک اور امریکن ہمسایہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور لٹریچر لے کر گئے۔ ایک احمدی دوست اپنی سپینش بیوی ساتھ لائے دو تین گھنٹے تبلیغی گفتگو ان سے ہوئی۔ اور اسپینش کیسٹس کا سیٹ لیکر گئے۔

مکرم محمد اسحٰق صاحب آف شیخوپورہ مشن ہاؤس تشریف لائے۔ انہیں مکرم محمد بشیر صاحب احمدی آف دیسی فوڈ سٹور نے بھجوایا۔ تبلیغی گفتگو ہوئی اور انہیں بیعت کی سعادت ملی۔ ان کی اہلیہ پہلے ہی احمدی ہیں۔

مکرم طاہر رضوان صاحب وکیل راولپنڈی اور ان کی اہلیہ کو مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ تشریف لائے۔ اس سے قبل بھی یہ دونوں ہماری حلقہ کی میٹنگز میں شامل ہو چکے ہیں۔

پیارے آقا! خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے بچے بھی تبلیغ میں پیچھے نہیں ہیں۔ چنانچہ نبیلہ احمد جو مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ انہوں نے اپنی استاد سے سکول کے ایک سبق جسمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے بارے میں کافی غلط بیانی تھیں، بڑی بحث کی۔ پھر ہماری احمدی بہن نہمیدہ احمد (ان کی والدہ) نے بھی استانی سے رابطہ کیا۔ یہاں تک اس کیتھولک سکول کی ہیڈ مسٹرس کو انہوں نے راضی کیا کہ میں جا کر اسلام کے بارہ میں ان کو بتاؤں۔ چنانچہ ساتویں گریڈ کی دو کلاسوں میں میں نے اسلام کے بارے میں انہیں بتایا اور سوال و جواب کا سلسلہ بھی ہوا، جو مزید معلومات کا نتیجہ ہوا۔

اسی طرح مکرم عبدالہادی ناصر صاحب کی بیٹی عمارہ ناصرہ جو پانچویں کلاس میں ہے اپنی استانی کو تبلیغ کرتی رہی ہیں اور قرآن کریم اور دیگر لٹریچر جا کر دیا۔ اور وہ اس قدر متأثر ہوئی ہیں کہ کلاس میں بچی قرآن پڑھتی رہتی ہیں۔ (بقول ان کے) یہاں تک کہتی ہیں کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں۔ چنانچہ میں نے اس کی معلومات کے لئے بیعت فارم بھیج دیا ہے۔ حضور انور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کی کوشش میں برکت ڈالے۔ اور اسے ہدایت کی توفیق ملے۔

عزیزہ ناصرہ احمد باجوہ نے بھی اپنے دو دوستوں کو تبلیغ شروع کی ہے اور انہیں لٹریچر دیا ہے مطالعہ کے لئے۔ علاوہ ازیں عرفان الدین ابن مکرم راشد الدین صاحب بھی اکثر اپنے اساتذہ اور کلاس فیلوز کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔

گزشتہ دنوں شیعہ دوستوں نے Seerah Hussain Day منایا تھا اس موقعہ پر ان سے رابطہ کیا گیا تھا۔ اب اس کے مقررین سے گزشتہ دنوں مکرم ظفر ملک صاحب نے رابطہ کیا اور ٹیلیفون پر بات کی اور انہیں مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ قبل ازیں ان پانچوں دوستوں کو ہم لٹریچر اور حضور انور کی کیسٹس بھجوا چکے ہیں :-

۱۔ سلطان کریم علی ۲۔ سید امام امین رضوی ۳۔ عباس ہمدانی ۔ یہ ٹلوا کی یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ان کا شکریہ کا بھی خط آ چکا ہے۔ ۴۔ ظفر بنگش ۵۔ محمد حسین زعیم۔

مکرم محمد صالح ناصر صاحب نے Mr. Lou -- SENECA -- کو خوب تبلیغ کی۔ مشن ہاؤس لائے۔ نماز جمعہ میں شامل ہوئے اور بعد نماز جمعہ ۲۰/۲۵ ڈالرز کی کتب بھی خرید کر لے گئے۔

مؤرخہ یکم مارچ کو یہاں Manhattan میں سکھ مذہبی لیڈر "سنت ٹھاکر سنگھ" کی آمد اور جلسہ کے پوسٹرز لگائے گئے تھے۔ خاکسار اور مکرم زندہ محمود باجوہ صاحب اور مکرم عبدالہادی ناصر صاحب گئے۔ اجلاس کے اختتام پر نصف گھنٹہ سے زائد ملاقات کی۔ گورمکھی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور تین چھوٹی کتب دیں جسے لیکر وہ بہت خوش ہوئے۔ اسلام کے متعلق اور خصوصاً حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بطور نہہ کلنگ اوتار آنے کے بارہ میں تفصیل سے بات ہوئی اور پھر چولہ بابا نانک کے بارہ میں سن کر وہ بہت حیران ہوئے اور وعدہ کیا کہ وہ ہندوستان جا کر اس بارہ میں ضرور پتہ کریں گے اور پھر بڑے اعلیٰ انداز میں انہوں نے ہمیں رخصت کیا۔

تقسیم کیسٹس :- غیر از جماعت احباب کو ان ایام میں تین موضوعات پر تبلیغی کیسٹس (مسئلہ ختم نبوت، وفات مسیح ناصریؑ اور ظہور امام مہدیؑ) خود احمدی دوستوں نے ملاقات کے ذریعہ ان کی دلچسپی ظاہر کرنے پر تقسیم کیں۔ چنانچہ ان ایام میں تقریباً ۵۰ سیٹ تقسیم ہوئے۔ علاوہ ازیں درج ذیل کیسٹس دوسری زبانوں میں تقسیم ہوئیں :- ۴ سیٹ عربی کیسٹس ایک سیٹ یوگوسلاوین۔ ۳ سیٹ سپینش زبان میں۔ ایک سیٹ درثمین فارسی نظمیں۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آڈیو اردو کیسٹس (خطبات جمعہ) کے انچارج مکرم محمد شریف صاحب آف بروکلین ہیں۔ مرکزی انتظام کے ماتحت ۳۱۴ کیسٹس جبکہ نیویارک مقامی جماعت کے انتظام کے تحت ۱۶۱ کیسٹس۔ نیز فلاڈلفیا اور نیوجرسی میں علیحدہ علیحدہ مقامی انتظام کے تحت کیسٹس بھجوائی گئیں ہر ہفتہ باقاعدگی سے کیسٹس بھجوائی جا رہی ہیں جبکہ ۵۸ کیسٹس انگلش ترجمہ (خطبات جمعہ) کی نارتھ ایسٹ ریجن کے احباب کو بھجوائی گئیں۔

تعلیمی و تربیتی اعتبار سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت توجہ اور ترقی ہوئی۔۔۔ نیویارک میں چھتیس قریب اپنے گھر میں جہاں باجماعت نماز پڑھی جاتی ہے حضور انور کے کینیڈا کے خطبہ کے بعد سے احباب کی توجہ اس طرف بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ نیویارک میں میں نے بچوں کی کلاس جو ایک بچے سے شروع کی تھی پھر تین ہوئے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ساٹھ سے زائد بچے رجسٹرڈ ہیں۔ اور ہر اتوار کو ۴۰ سے ۴۵ تک حاضری ہوتی ہے۔ دس سے بارہ بجے تک یہ کلاس ہوتی ہے چھ سات اساتذہ کلاس لیتے ہیں۔ باقاعدہ نصاب مقرر ہے۔ گزشتہ دنوں نیشنل پروگرام کے تحت Lesson on Salat کی پہلی اور دوسری کتاب کا درجہ بدرجہ ٹیسٹ ہوا۔ اب تیسری کتاب کی تیاری کروائی جا رہی ہے۔ افراد جماعت کیلئے اس ماہ کے مطالعہ کیلئے کتاب "برکات الدعا" رکھی گئی۔ جس کا اس مہینہ کے آخر میں ٹیسٹ بھی ہوگا۔ انشاء اللہ۔

نیوجرسی جماعت نے بھی مہینہ میں ایک روز مکمل کی کلاس شروع کر دی ہے قبل ازیں ان کا چار روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا تھا جسمیں ۴۸ بچے اور بچیاں شامل ہوئی تھیں۔ اب ہر ماہ ایک روز کے لئے کلاس منعقد کی جاتی ہے نیز گھروں میں علیحدہ طور پر بچوں کی کلاسیں منعقد ہوتی ہیں۔

فلاڈلفیا۔ یہاں بھی مہینہ میں ایک روزہ کلاس منعقد کیجاتی ہے۔

راچسٹر۔ مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر پریذیڈنٹ جماعت نے بچوں کی کلاس شروع کی ہے۔ جو راچسٹر میں ہر ہفتہ اور مہینہ میں ایک مرتبہ عمومی کلاس ہوتی ہے جسمیں دیگر علاقہ جات کے بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔

ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے جہاں مکرم محمد اشرف صاحب مہینہ میں ایک روزہ کلاس لیتے ہیں۔

ٹی۔ وی۔ پروگرام۔ گزشتہ ہفتہ کے روز چینل C پر ہمارا پروگرام ایک مرتبہ پھر رکھا گیا جسمیں Women in Islam کے موضوع پر مکرمہ رخسانہ ناصر صاحبہ اور مکرمہ طلعت الدین صاحبہ نے انٹرویو دیا۔

اس پروگرام کے بعد کثرت سے فون آئے۔ جماعت سے متعلق مزید معلومات اور لٹریچر کیلئے۔ ماہ اپریل میں ایک مزید پروگرام کے لئے ہمیں دعوت دی ہے جسمیں انشاء اللہ خاکسار بھی شامل ہوگا۔ حضور انور! دعا کریں کہ یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہے اور سعید روحوں کو کھینچنے کا موجب ہو ۔۔۔ یہ رپورٹ مؤرخہ ۲۳ جنوری ۸۷ء سے ۱۳ فروری ۸۷ء تک کے عرصہ پر مشتمل ہے۔ والسلام خاکسار حضور کا ادنیٰ غلام، انعام الحق کوثر

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

آخری قسط

ہستی باری تعالیٰ

ہستی باری تعالیٰ کے متعلق مختلف معترضین کے اعتراضات کے جوابات

از محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد

ساتواں اعتراض جو میں لیتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر خدا ہے تو دنیا میں مضر چیزیں جیسے ضرر رساں حیوانات اور زہریلی بیل بوٹیاں کیوں پائی جاتی ہیں؟!

اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت دنیا کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو بغیر کسی فائدہ اور غرض و غایت کے ہو۔ صرف انسان اپنے علم کی کمی کی وجہ سے ہر ایک چیز کا فائدہ اور غرض نہیں جانتا۔ قرآن مجید فرماتا ہے :-

ربنا ما خلقت ھذا باطلا

کوئی چیز بے فائدہ نہیں ہے۔ اور ریسرچ کی تلقین فرماتا ہے۔ گذشتہ زمانوں میں کئی چیزیں جو فضول بلکہ ضرر رساں نظر آتی تھیں۔ ان میں سائنس کی ترقی کے نتیجہ میں اب فوائد نظر آ رہے ہیں۔ ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ آج جو چیزیں بے فائدہ اور ضرر رساں نظر آ رہی ہیں۔ ان میں سے بہت سی کل فائدہ مند نظر آئیں گی۔ اور پرسوں ان چیزوں کے متعلق علم و معرفت کا دائرہ اور بھی وسیع ہو جائے گا۔ سانپ بچھو وغیرہ کے فوائد سے انسان پہلے واقف نہیں تھا۔ لیکن آج وہ اُن سے فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ مثلاً سانپ کا زہر بعض خطرناک بیماریوں کے علاج میں کام آتا ہے۔ الغرض دنیا کی کوئی چیز محض ضرر رساں نہیں ہے۔ بلکہ اس کے اندر یقینی فوائد مخفی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ ہم غور و فکر سے کام لیں۔ اور حقائق الاشیاء معلوم کریں۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے :-

وسخر لکم ما فی السموٰت
وما فی الارض جمیعا منہ
ان فی ذالک لآیات لقوم
یتفکرون (۴۵ : ۱۴)

یعنی اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اُس نے تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔

بعض لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ خدا کا عقیدہ انسان کے خیالات کا نتیجہ ہے۔ مثلاً بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلا علم جو دنیا میں رائج ہوا ہے وہ علم ہیئت تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ سورج۔ چاند۔ تارے سب سے زیادہ انسانی عقل کو حیران کرنے والے تھے۔ اس لئے سب سے پہلے انہی کو خدا قرار دیا گیا۔ جب غور و فکر نے ترقی کی تو لوگوں نے اس خیال سے تسلی نہ پائی تو پنڈتوں نے ان چیزوں کو بالا ہستی کے مظاہر قرار دے دیا۔ پس خیالات کے اس ارتقاء سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا خیال انسانی دماغ کی ایجاد ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ پہلے دوسری چیزوں کی عبادت شروع ہوئی اور بعد میں ایک ورا والورلی ہستی کا خیال دل میں آیا۔ تاریخ اس قسم کے استدلال کو رد کرتی ہے۔ کیونکہ پرانی سے پرانی اقوام میں ہمیں ایک خدا کے خیال کا پتہ لگتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قدیم سے خود اپنے ایلچی ہر قوم میں بھیج بھیج کر اپنی طرف بلاتا رہا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے :-

ولکل قوم ھاد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصنیف ہستی باری تعالیٰ میں تفصیلی بحث فرمائی ہے کہ دنیا کی قدیم ترین اقوام میں بھی ایک خدا کا خیال پایا جاتا تھا۔ مثلاً MEXICO کی قوم بہت پرانی سمجھی جاتی ہے۔ اور نہایت قدیم خیالات اس میں محفوظ پائے جاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ایک خدا ہے جس کا نام AWONAWILONA ہے۔ وہی سب کا خالق ہے اور سب پر محیط ہے۔ ابتداء میں جب کچھ نہ تھا AWONAWILONA نے خیال کیا اور اس کے خیال کر لینے کے بعد اس خیال سے نمو کی طاقت پیدا ہوئی۔ وہ طاقت بڑھتے بڑھتے وسیع فضاء کی صورت میں تبدیل ہو گئی اور اس سے خدا کی روشنی جلوہ گر ہوئی۔ اور دھند دسکر نے لگی جس سے یہ چاند سورج اور ستارے بنے۔ اس طرح افریقہ کے قدیمی باشندوں میں بھی ایک وراء الورلی ہستی کے خیال کا پتہ لگتا ہے جس کو وہ NYONGMO کہتے ہیں۔ بابل کے قدیم باشندوں میں بھی ایک خدا کا عقیدہ پایا جاتا ہے جو تمام مخلوق کا مالک اور بادشاہ ہے۔ اس طرح BECHUANAS کے قدیم باشندوں اور AUSTRALIA کے قدیم باشندوں میں بھی ایک خدا کے عقیدہ کا پتہ لگتا ہے۔ ہندوؤں کا مذہب بہت پرانا ہے اس میں بھی خدا تعالیٰ کی غیر محدود طاقتوں کے متعلق خیال پایا جاتا ہے۔ دوسری بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ پرانی قوموں میں نہ صرف خدا کا بلکہ الہام کا خیال بھی موجود ہے۔ اور وہ یقین کرتی ہیں کہ ان کے پاس جو قانون ہے وہ خدا تعالیٰ نے الہام کیا ہے۔ اور کسی تدریجی ترقی کا نتیجہ نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ہم ویدوں کو لیتے ہیں۔ ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین اور شریعت کے عالم بالا سے نازل ہونے کا خیال بہت پرانا ہے۔ آسٹریلیا کے وحشی قبائل دنیا کے قدیم ترین حالات کے مظہر ہیں ان سے جب پوچھا جائے کہ وہ کیوں بعض رسوم کی پابندی کرتے ہیں تو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ان کے خدا نے اُن کو ایسا ہی حکم دیا ہے۔ بعد کے زمانے میں عیسائیت۔ اور اسلام خدا اور الہام کے عقیدہ کو پیش کرتے ہیں اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کا پتہ خود اپنے الہام کے ذریعہ دیتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"خدا وہی ہے جو ہمیشہ اور قدیم سے آپ انا الموجود کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتا رہا ہے۔ یہ بڑی گستاخی ہو گی کہ ہم ایسا خیال کریں کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اُس پر ہے۔ اور اگر فلاسفر نہ ہوتے تو گویا وہ گم کا گم ہی رہتا؟"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

الغرض خدا کا خیال انسان کے دماغ کی تدریجی ترقی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ خدا کا خیال خدا سے ہی آیا۔

اللہ تعالیٰ کا وجود تجربے سے ثابت ہے

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل نہیں ان میں ۹۰ فی صدی سے زیادہ ایسے ہونگے جو خدا کے نہ ہونے کے لئے کوئی دلیل نہیں دیتے لیکن پھر بھی خدا کو اس وجہ سے نہیں مانتے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے موجود ہونے کی کوئی صحیح اور مضبوط دلیل نہیں ہے۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو Atheist نہیں کہتے بلکہ Agnostic کہتے ہیں۔ یعنی ان لوگوں نے اپنی پوزیشن صرف یہ رکھی ہے کہ ہمارے پاس خدا کے موجود ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور مثبت انکار کی پوزیشن کو ان لوگوں نے اختیار نہیں کیا۔

ایسے لوگوں کو یہ بتانا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود تجربے سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ دُعاؤں کو قبول کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ اپنے برگزیدہ بندوں سے کلام بھی فرماتا ہے اور اُن کے لئے نشانات دکھلاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا ہر زمانے میں موجود رہنا جو اپنے ذاتی تجربوں کی بناء پر شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے خدا کو پایا۔ اس کی ہستی پر عظیم الشان دلیل ہے۔

موجودہ زمانے میں اللہ تعالیٰ اپنے مامور بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بکثرت ہمکلام ہوا اور آپ نے دنیا کو یہ ایمان افروز مژدہ سُنایا کہ

"وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار"

ایک دفعہ لدھیانہ میں ایک انگریز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ میں نے سُنا ہے کہ آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا آپ کے ساتھ کلام کرتا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا "ہاں" اس پر اُس نے پوچھا کہ وہ کس طرح

کلام کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا اسی طرح جس طرح اس وقت آپ میرے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ سے کلام پانے کا سلسلہ صرف انبیاء تک ہی محدود نہیں بلکہ صلحاء بھی اس سے وافر حصہ پاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خود مجھے بھی اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے اس کا تجربہ ہے۔ اب اگر کوئی مجھے سنائے کہ خدا نہیں تو میں کس طرح اس کی بات مان سکتا ہوں۔ میں تو تعجب سے اس کے منہ کو ہی دیکھوں گا کہ کیسی بیہودہ بات کہہ رہا ہے۔ اگر کوئی فلاسفی کہے کہ زید نہیں ہے اور اس کے نہ ہونے کے دلائل بھی پیش کرے۔ مگر زید سامنے بیٹھا ہو۔ تو اس فلاسفی کو پاگل ہی کہا جائے گا۔ اسی طرح جس نے خدا کی باتیں سنیں اسے اگر کوئی کہے کہ خدا نہیں ہے تو وہ اسے پاگل ہی سمجھے گا۔ پس ہزاروں نبیوں اور دوسرے لوگوں کو جو الہام ہوتے ہیں اور وہ خدا کی باتیں سنتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زبردست ثبوت ہے"

(ہستی باری تعالیٰ صفحہ ۵۹)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

یعنی جو لوگ ہمارے متعلق کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہ دکھا دیتے ہیں۔ وہ شخص جو خدا کو نہیں مانتا مگر سچائی دریافت کرنا چاہتا ہے کہ آیا خدا ہے یا نہیں اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی روشنی میں ایک تجویز پیش کی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا منکر ہو اُسے تو ضرور خیال کر لینا چاہئیے کہ اگر خدا ہے تو اُس کے لئے بہت مشکل ہوگی۔ پس اس خیال سے اگر سچائی کے دریافت کرنے کی اس کے دل میں تڑپ ہو تو اُسے چاہئیے کہ گڑگڑا کر اور بہت زور لگا کر وہ اس رنگ میں دُعا کرے کہ اے خدا اگر تو ہے اور جس طرح تیرے ماننے والے کہتے ہیں تو غیر محدود طاقتوں والا ہے تو مجھ پر رحم کر اور مجھے اپنی طرف ہدایت کر اور میرے دل میں بھی یقین اور ایمان ڈال دے تاکہ میں محروم نہ رہ جاؤں۔ اگر اس طرح سچے دل سے کوئی شخص دُعا کرے گا اور کم سے کم چالیس دن تک اس پر عمل کرے گا تو خواہ اس کی پیدائش کسی مذہب میں ہوئی ہو وہ کسی ملک کا باشندہ ہو۔ رب العالمین ضرور اُس کی ہدایت کرے اور وہ جلد دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ ایسے رنگ میں اُس پر اپنا وجود ثابت کر دے گا کہ اُس کے دل سے شک و شبہ کی نجاست بالکل دُور ہو جائے گی اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس طریق فیصلہ میں کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ پس سچائی کے طالبوں کے لئے اس پر عمل کیا مشکل ہے۔؟"

(احمدیہ پاکٹ بک مصنفہ محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم صفحہ ۲۱)

ضمناً یہ بھی ذکر کرتا ہوں کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کو تو مانتے ہیں لیکن اتنے مذاہب میں سے کون اس وقت سچا مذہب ہے وہ دریافت کرنے کی تڑپ رکھتے ہیں ان کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک آسان طریق استخارہ یہ تجویز فرمایا ہے کہ وہ اس طرح دُعا کریں۔

"اے میرے خدا جو سچائیوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو سچی راہوں پر چلاتا ہے میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ حق بات مجھ پر کھول دے اور مجھے اپنے نور سے محروم نہ رکھ کہ میں بھی تیرا عاجز بندہ ہوں اور تیرے فضل کا مستحق ہوں"

(زبدر ۶-۶-۱۹۵۶ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیارے اشعار پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

وہ دیتا ہے بندوں کو اپنی ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ اُن کے کرامت

ہے فریادِ مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا

گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا

یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

AIDS کی بیماری۔ اس صدی کا نیا طاعون ہے

احمدیہ مسلم فارن مشنز آفس لندن کی طرف سے ایک سرکلر جو بیرونی ممالک کو جاری کیا گیا ہے جس میں ایک نئی قسم کی بڑھتی اور پھیلتی ہوئی بیماری AIDS سے دُنیا کو خبردار کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس سرکلر کا مضمون درج کیا جا رہا ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

ان دنوں دُنیا میں AIDS کی بیماری کا بہت چرچا ہے۔ اور اس مہلک بیماری کی وجہ سے ماہرینِ طب اور مغربی دُنیا میں بالخصوص ایک بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ اور ماہرینِ طب اسے ایک قسم کی طاعون بھی قرار دے رہے ہیں۔

چنانچہ طبی ماہرین کی آراء اور عالمی اخبارات و جرائد کی رپورٹوں کی روشنی میں مرتبہ ایک فیچر رپورٹ جو اخبار روزنامہ جنگ کراچی جمعہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۵ء کے ایڈیشن میں شائع ہوئی۔ اس میں مضمون نگار لکھتے ہیں:۔

"بعض ماہرین AIDS کو اس صدی کا نیا طاعون قرار دے رہے ہیں جو امریکہ سے نکل کر دیگر ممالک میں بھی آہستہ آہستہ پھیل رہا ہے"

حقیقت یہ ہے کہ یہ بیماری دُنیا میں دن بدن پھیلنے والی کھلی کھلی فحشاء اور جنسی بے راہ روی کا نتیجہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سزا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے خبردار فرمایا تھا

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ أَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن باب العقوبات)

ترجمہ:۔ کسی قوم میں بے حیائی عام نہیں ہوتی۔ جب تک وہ علانیہ بے حیائی نہ کریں۔ ایسی صورت میں ان میں طاعون اور دردیں اور تکالیف شروع ہو جاتی ہیں۔ جو ان کے آباء و اجداد میں نہیں پائی جاتی تھیں۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ خبر دی تھی کہ "یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی۔ جو بہت سخت ہوگی" (تذکرہ صفحہ ۷۰۵)

پس AIDS کی یہ بیماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان قوموں کی حالت پر رحم فرمائے۔ اور انہیں فحشاء سے بچ کر نیکی اور تقویٰ اور امن و سلامتی کی راہ کو اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواست ہائے دُعا

مکرم سید عبد الرفیع صاحب احمدی برہ پورہ اپنے بڑے بھائی مکرم سید عبد النقی صاحب جو بعارضہ خونی بواسیر فریش ہیں اور جسمانی طور پر بہت زیادہ کمزور ہو چکے ہیں کی کامل و عاجل شفایابی اور ذہنی پریشانیوں کے ازالہ نیز اپنے برادر نسبتی مکرم وحید الدین صاحب شمس کو اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے۔ — مکرم منیر احمد صاحب آرہ (بہار) دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے بچوں عزیزان اعجاز احمد حارث سلمہ اور عزیزہ زوبیہ اختر سلمہا کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ — مکرم مبارک احمد وسیم صاحب اختر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ TRIER مغربی جرمنی کے والد صاحب ایک حادثہ کی وجہ سے علیل ہیں کامل و عاجل صحت یابی کے لئے نیز اپنی صحت بھی کمزور رہتی ہے صحت و سلامتی کے لئے۔ — مکرم بنی اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال مہو بھنڈار کی اہلیہ صاحبہ کا T.M.H میں ۳۰/۳/۸۷ کو آپریشن کے لئے داخل کرایا گیا ہے آپریشن کی کامیابی اور صحت و سلامتی کے لئے۔ موصوف نے مبلغ ۱۰/ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ — مکرمہ قانتہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شمشیر احمد صاحب بحیدرک کینسر سے بیمار ہیں علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب کٹک میں ڈاکٹری معائنہ کے لئے گئی ہیں جہاں ان کا میجر آپریشن ہوگا۔ موصوفہ نے مبلغ ۱۰/ روپے صدقہ میں ادا کرتے ہوئے آپریشن کی کامیابی اور صحت و سلامتی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

انٹرنیشنل ریلیجیس لبرٹی کانگریس میں نمائندگان جماعت کی شمولیت

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ تحریر فرماتے ہیں کہ دہلی میں انٹرنیشنل ریلیجیس لبرٹی ایسوسی ایشن کانگریس کا ایک خصوصی اجلاس اشوک ہوٹل میں ۳ر تا ۶ر مارچ منعقد ہوا۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے اس موقعہ پر عزیزم مولوی نصیر احمد صاحب عارف اور عزیزم خالد محمود صاحب کو کانفرنس میں شرکت اور تقسیم لٹریچر کے لئے قادیان سے بھجوایا۔ عزیزان مذکور نے اشوک ہوٹل کے منتظمین سے مل کر اس تقریب پر ایک بک سٹال لگایا جس سے شرکاء کانگریس نے استفادہ کیا۔

۵ر اور ۶ر مارچ کو مکرم چوہدری حمید احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد، مکرم سید سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور عزیزم طاہر احمد صاحب عارف نے بھی کانگریس کے اجلاسات میں شرکت کی اور جماعت احمدیہ کے عقائد اور نکتہ نگاہ سے مندوبین کو روشناس کروایا۔ اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے منتظمین نے جماعت احمدیہ کی طرف سے کانگریس میں اسلام کی نمائندگی پر دلی مسرت کا اظہار کیا۔ اور صدر اجلاس نے مکرم سید سعید احمد صاحب ایم اے اور مکرم طاہر احمد صاحب عارف کے نام اسلام کے مستقل نمائندگان کے طور پر رجسٹر کر لئے۔

تغلوالہ گرلز کالج کے سیمینار میں احمدی مستورات کی نمائندگی اور کامیاب تقریر

مورخہ ۱۹؍۲ کو تغلوالہ گرلز کالج میں ایک سیمینار بعنوان استری (عورت) منایا جا رہا تھا۔ کالج کے پرنسپل محترم سردار سورن سنگھ صاحب ورک نے ہمیں بھی پیغام بھجوایا تھا کہ اس موقعہ پر احمدی خواتین میں سے بھی کوئی بہن اسلام میں عورت کا مقام کے عنوان پر تقریر کرے۔ کیونکہ کالج کی طالبات اس بارہ میں خود مسلم خواتین سے اسلامی تعلیم کے بارے سننے کی خواہش مند ہیں۔

چنانچہ اس موقعہ کے لئے ایک تقریر پنجابی زبان میں تیار کی گئی جسے محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ نے وہاں سنایا۔

چنانچہ ۱۹؍۲ کو صبح گیارہ بجے ایک وفد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم، مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب، مکرم ڈاکٹر شمس الدین صاحب، مکرم ممتاز احمد صاحب ڈرائیور، محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان، مکرمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ ایم اے، مکرمہ شکیلہ عزت صاحبہ ایم اے تغلوالہ پہنچا۔ جناب پرنسپل صاحب اور ان کے رفقاء کار نے وفد کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اس سیمینار میں چندی گڑھ، دہلی، گورداسپور اور دیگر مختلف مقامات سے لیڈر خواتین شرکت کے لئے آئی ہوئی تھیں اور متعدد مرد بھی مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ مہمانوں اور سامعین کے ہال میں پہنچنے پر جناب پرنسپل صاحب نے سٹیج سے اعلان کیا کہ آج کا یہ اجلاس احمدی بہن نائب صدر لجنہ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ کی زیر صدارت ہوگا۔ یہ بات بالکل خلاف توقع تھی کیونکہ اجلاس میں آل انڈیا سطح کی لیڈر خواتین بھی حاضر تھیں۔ اور ہرگز یہ خیال نہیں کیا جا سکتا تھا کہ یہ اعزاز جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئے گا۔ چنانچہ جناب پرنسپل صاحب کی درخواست پر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت یہ اجلاس شروع ہوا۔

اجلاس میں متعدد طالبات اور اساتذہ کی تقاریر تھیں مہمان خواتین نے بھی تقاریر کیں۔ خلاصہ ان سب تقاریر کا یہ تھا کہ عورت ذات شروع سے ہی مردوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنی رہی اور آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی ان پر مظالم ہو رہے ہیں وغیرہ۔

محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ نے اپنی تقریر میں اسلام سے قبل عورت کی حالت زار کا تفصیل سے ذکر کر کے پھر اسلام میں عورت کے مقام اور مرتبہ پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ آج اقوام عالم میں عورت کی جو عزت اور توقیر پائی جاتی ہے یہ اسلام کی ہی دین ہے۔

آخر پر جناب پرنسپل صاحب جو اس اجلاس میں سٹیج سیکرٹری تھے کی درخواست پر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ تمام بنی نوع انسان ایک آدم کی اولاد ہیں اور آپس میں اُن کا تعلق اسی طرح ہونا چاہیئے جیسے ایک کنبہ کے افراد کا ہوتا ہے۔ اگر کوئی کنبہ آپس میں صلح جوئی اور محبت سے رہے تو نہ صرف وہ سُکھی رہتے بلکہ دوسرے افراد میں بھی ان کی عزت و توقیر بڑھتی ہے۔ یہی حال ملکوں کا ہے۔ اگر ایک ملک کے باشندے آپس میں محبت اور پیار سے رہتے ہیں تو نہ صرف ملک اندرونی طور پر امن اور شانتی رہنے سے ترقی کرتا ہے بلکہ پڑوسی ملکوں میں بھی اس کی عزت بڑھتی اور وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہمارا ملک نہ صرف دنیوی لحاظ سے نعمتوں سے مالا مال ہے بلکہ روحانی لحاظ سے بھی نبیوں اوتاروں اور ولیوں کی سرزمین ہے اس کے باشندے جب تک آپس میں صلح اور اتفاق سے رہے یہ ملک علم و ہنر اور مال و دولت کا گہوارہ بنا رہا اور دنیا میں سونے کی چڑیا کے طور پر مشہور رہا۔ جب اس سونے کی چڑیا میں بے اتفاقی کا گھن نازل ہوا باہر کی قوموں نے آکر اس پر قبضہ جما لیا۔ اور یہ بکھر کر ٹوٹا۔ غیروں کے تسلط سے بے عملی بڑھی۔ دین اور دھرم سے بے رغبتی پیدا ہوئی اور انسان مذہب سے دور ہوتا چلا گیا اور بہت سخت برائیوں نے انسانیت کا گھیراؤ کیا۔ ایسے وقت کی تمام دھرموں میں پہلے سے نشان دہی کی جا چکی تھی۔ ہندو دھرم میں کلنکی اوتار کی پیشگوئی اسلام میں امام مہدی کی خبر اور خود سرزمین پنجاب میں حضرت بابا نانک فرما چکے تھے کہ ایسے سمے میں دھرم کی رکھشا اور انسانوں کی اصلاح کے لئے ایک مہا پُرش ظاہر ہوگا جو پرگنہ وٹالے دا گرو ہوگا۔ سو ان پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود آئے ہیں۔ جن کا دعویٰ ہے کہ میں ہندوؤں کے لئے کرشن اوتار، مسلمانوں کے لئے امام مہدی، عیسائیوں کے مسیح موعود اور سکھوں کے لئے پرگنہ وٹالے کا گورو ہوں۔ اس لئے اب دنیا میں شانتی اور امن کا یہی راستہ ہے کہ دنیا آپ کو مان لے اور آپ کے بتائے ہوئے زندگی بخش اصولوں پر عمل پیرا ہو کر آرام پائے۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے پرنسپل صاحب کو ایک کیسٹ پنجابی میں نماز کی اور محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ کی پنجابی تقریر اسلام میں عورت کا مقام کے عنوان پر دی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج برآمد کرے۔ آمین

رپورٹ تبلیغی دورہ علاقہ فتح پور و گورکھپور اور ضلع شاہجہانپور یوپی

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور رقمطراز ہیں کہ گذشتہ دنوں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کو قادیان سے آریہ سماج فتح پور کے جلسہ میں شرکت کی غرض سے بھجوایا گیا چنانچہ خاکسار اور مکرم مولوی صاحب موصوف ۳؍۲۶ کو فتح پور کے لئے روانہ ہوئے۔ پہنچ کر فتح پور کے بعض علاقوں کا دورہ کیا۔ مورخہ ۳؍۲۷ کو بعض افسران بالا، سیاسی لیڈران اور اخباری نمائندوں سے ملاقات اور تبلیغی گفتگو کی گئی۔ اسی روز شام کو آریہ سماج کے جلسہ میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے امن و اتحاد کے موضوع پر تقریر کی۔ جو سامعین نے بے حد پسند کی جلسہ کے منتظمین نے تقریر سننے کے بعد یہ کہا کہ ہم آپ دونوں کو ایک ایک گھنٹہ وقت دیں گے۔ چنانچہ جب اگلے روز ہم لوگ تیاری کر کے جلسہ میں پہنچے تو اُن لوگوں نے تقریر کا وقت دینے سے معذرت کر دی۔ اصل بات یہ تھی کہ پنڈت جے پرکاش سابق مولانا خورشید عالم نے ہم لوگوں کو وقت دینے سے منع کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ ساری بات سمجھتا تھا کہ ہماری اصل توڑ احمدیت ہی ہے۔ پنڈت جے پرکاش اور دیگر پنڈت نے اپنی تقریر میں اسلام پر حملہ کیا اور کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے آج بھی اُن کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ وہ آریہ سماج میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس پر ایک رقعہ ہم نے اسٹیج پر بھجوایا کہ اگر ہماری باتوں کا جواب آپ لوگ دیدیں تو آج ہی ہم لوگ بھی اسی جلسہ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیں گے۔ چنانچہ اُن لوگوں نے ہم لوگوں سے بات چیت کرنے سے انکار کر دیا۔ ہم نے نوجوان طبقہ سے جو کہ سینکڑوں کی تعداد میں جلسہ میں شامل تھا یہ کہا کہ دیکھو یہ لوگ ہم سے بات کرنے سے کتراتے ہیں اب آپ لوگ خود اندازہ کر لیں کہ حق کس کے پاس ہے پنڈتوں کو لوگ ہم سے بات کرنے پر مجبور کر رہے تھے مگر پنڈت صاحبان پہلو تہی اختیار کر رہے تھے۔ چنانچہ مجبوراً اُن لوگوں نے اس بات کا اعلان اپنے اسٹیج سے کیا کہ مسلمانوں میں صرف ایک ہی جماعت ہے جو ہمارا مقابلہ کر سکتی ہے اور وہ قادیانی جماعت ہے۔

اللہ کے فضل سے ہم نے ایک مرتبہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (بقیہ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۹ پر)

جلسہ یوم خلافت

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری و ساری ہے خلافت اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا اور عظیم انعام ہے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے ہاں ۲۷ ہجرت ۱۳۶۶ ہش (۲۷ مئی ۱۹۸۷ء) جلسہ یوم خلافت منعقد کریں۔ اور اس ابدی انعام اس کی برکات اور خلافت کی ضرورت اور اہمیت پر مقررین حضرات روشنی ڈالیں۔ جلسوں کی روئیداد نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔

جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق جلسوں کے انعقاد کی تاریخ میں رد و بدل کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

ہندوستان کی علاقائی زبانوں میں اشاعت کتب کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ خصوصی ارشاد فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی کتاب شائع کریں تو اس کے آخر میں انگریزی میں خلاصہ دیا کریں۔

اس لئے تمام عہدیداران جماعت و مبلغین کرام کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جب بھی کوئی کتاب اردو، انگریزی کے علاوہ کسی دوسری علاقائی زبان میں شائع کریں تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاکیدی ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کے آخری صفحہ پر انگریزی میں مندرجہ ذیل باتیں ضرور تحریر کیا کریں۔

(۱):۔ کتاب کا نام۔

(۲):۔ مصنف کا نام۔

(۳):۔ اس کتاب میں کیا مضمون بیان ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ انگریزی زبان میں ضرور دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ و یوم مسیح موعودؑ

مندرجہ ذیل مقامات سے لوکل جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ و جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ادارہ ان کی اشاعت سے معذرت خواہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور ان کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

(ادارہ بدر)

جماعت احمدیہ ہجرت پور (بہار)، آیرا پورم۔ کینانور۔ پینگاڈی۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ کلکتہ۔ بنگلور۔ سونگڑہ۔ گلبرگہ۔ شاہجہانپور۔ کیرنگ۔ خانپور ملکی۔ کوڈالی۔ یسمعیہ رانچی۔ اٹارسی۔ بھدرک۔

مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ۔

لجنہ اماء اللہ کٹک۔ سکندرآباد۔ بنگلور۔ شاہجہانپور۔ سینتھ کنڈہ۔ عثمان آباد۔ موتی ہاری۔ قادیان۔ محمود آباد۔ کیندراپاڑہ۔ رودڑ کیلہ۔ میلاپالیم۔ مجانپور۔ شیموگہ۔

ناصرات الاحمدیہ سنتیم گڑھ۔ ناصرات الاحمدیہ کانپور

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

اسلام میں روحانیت کے لحاظ سے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ موسم بہار کی کیفیت رکھتا ہے۔ عباد الرحمٰن روحانی میدان میں تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے روحانی منازل طے کرتے ہیں ان بابرکت ایام میں عام فرض عبادتوں کے علاوہ بکثرت نوافل، نماز تہجد، تراویح اور تلاوت کلام مجید کے دور کی توفیق ملتی ہے۔ اور روزوں کی قبولیت کے لئے صدقہ و خیرات کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ایسے افراد جو رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق بوجہ مجبوری نہ پاتے ہوں وہ حسب توفیق اس غرض کے لئے فدیۃ الصیام ادا کرتے ہیں۔ تاکہ ان کے محتاج بھائیوں کے لئے ان ایام میں کھانے کا انتظام ہو سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق ایسے افراد جو روزہ رکھنے کی توفیق پاتے ہیں وہ روزوں کے مقبول ہونے کے لئے فدیۃ الصیام ادا کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکیں۔

ایسے احباب جماعتہائے ہندوستان جو چاہتے ہیں کہ ان کی طرف سے قادیان میں مقیم مستحق افراد میں ان کے فدیہ صیام کی رقم جماعتی انتظام کے تحت تقسیم ہو انہیں گزارش ہے کہ وہ اپنے فدیہ صیام کی رقوم بنام "امیر جماعت احمدیہ قادیان" بذریعہ منی آرڈر .T.M یا ڈرافٹ وغیرہ ارسال فرما سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو رمضان المبارک کے بابرکت ایام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

احباب ان ایام میں خاص طور سے غلبہ اسلام، اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور اپنے مظلوم احمدی بھائیوں کے لئے دعائیں کریں۔

تمام اراکین جماعت کی خدمت میں پُر خلوص السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو نیز دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

شاہراہ غلبۂ اسلام (بقیہ صفحہ ۱۳)

کا الہام کہ "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا" اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔

اس موقعہ پر کثیر تعداد میں لٹریچر بھی فروخت کیا گیا۔ الحمد للہ۔ مورخہ ۱۱؍۳؍۸۷ سے ۱۵؍۳ تک بہوہ۔ سمور۔ دعن سنگھپور وغیرہ میں نہایت کامیاب تبلیغی پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ مورخہ ۱۵؍۳؍۸۷ کو ہم لوگ گورکھپور کے لئے روانہ ہوئے وہاں پر بعض لوگوں سے تبلیغی گفتگو ہوئی چنانچہ وہاں بھی تین خاندانوں کے سولہ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ مورخہ ۱۷؍۳؍۸۷ کو شاہجہانپور واپس آئے ۱۸؍۳؍۸۷ کو بیدہ ضلع لکھیم پور گئے۔ وہاں پر پانچ غیر از جماعت علماء سے مباحثہ ہوا۔ یہ مباحثہ تین بجے رات تک جاری رہا جس میں اللہ نے عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ اکثر دوستوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ حق جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ مورخہ ۱۹؍۳؍۸۷ کو اودے پور کھیا گئے۔ جہاں پر ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں غیر احمدی و غیر مسلم بھائیوں نے شرکت کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے۔ اور نو مبائعین کو استقامت عطا کرے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کا تربیتی جلسہ

مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۰؍۲؍۸۷ کو خاکسار کی زیر صدارت "ہفتہ دعا" کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب، جیپا نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مکرم عزیز اللہ صاحب غوری نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ بعد ازاں جلسہ برخاست ہوا ✤

مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کا آٹھواں سالانہ اجتماع

۷، ۸ و ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ ہش (۱۹۸۷ء) کو منعقد ہوگا!

عہدیداران و اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۷، ۸ و ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ ناظمین علاقہ اور زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس بابرکت روحانی اجتماع میں اپنی اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ ممبران بھجوائیں نیز دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے اجتماع کو ہر رنگ میں کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کا دوسرا سالانہ اجتماع

۹-۱۰-۱۱ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا!

جملہ عہدیداران و کارکنات لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے لئے ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے الحمد للہ۔

ہر لجنہ اس روحانی اجتماع کے موقع پر زیادہ سے زیادہ ممبرات بھجوانے کی کوشش کرے۔

نیز اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے زیادہ سے زیادہ لجنہ و ناصرات کی ممبرات کو لائحہ عمل ۱۹۸۶ء میں دیئے گئے نصاب کے مطابق تیار کر کے لانے کی کوشش کریں۔

چندہ اجتماع:۔ جملہ لجنات جلد از جلد چندہ اجتماع شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ شرح لائحہ عمل ۱۹۸۶ء میں درج ہے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دسواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا نواں

سالانہ اجتماع ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا!

قائدین مجالس و قائدین علاقائی اور جملہ اراکین خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دسویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے نویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۰-۱۱-۱۲ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۶ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ امید ہے پہلے سے بڑھ کر اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

ارشاد باری تعالیٰ:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

جو شخص تمہیں سلام کہے اسے یہ کہہ کر کہ تو مومن (مسلمان) نہیں!

(طالب دعا)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
13- SANTHOME, HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONES { 74360
74350

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475 }
RESI - 273903 } CALCUTTA-700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PAINTERS
15- PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE FACTORY
ANDHERI (EAST)
PHONES { OFFICE :- 6348179 }
RESI :- 6293897 } BOMBAY- 400099.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کراچی میں

معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیے!

الرؤف جیولرز

۱۶، خورشید کلاتھ مارکیٹ جمہری۔ شمالی ناظم آباد کراچی

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِىْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیش کردہ :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرلیسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ اڑیسہ
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر ۲۹۴ ۔

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاجِ دُعا:- اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائنز
اینڈ جے۔ این انٹر پرائسز

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGALORE - 560002.
PHONE. NO. 228666.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

گلوبک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE - 670001 - PHONE. NO. 4493
Head office : PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE - NO - 12.

پندرہویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD
PHONE :- 522860 PIN :- 500002.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۲/۲/۲۰ بعقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا)
(فون نمبر ۲۹۱۶۔ ۲)

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو!"

(سراج منیر صفحہ)

NIR®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!